فوائد ومسائل

عامر انصاری، ممبرا

SALAF ACADEMY PUBLICATIONS

Shop no 05 Garib Nawaz CHS Ltd .Naya nagar Mira road (E) Thane

سورۃ الملک

فوائد و مسائل

جمع و ترتیب

عامر انصاری، ممبرا

مَنْشُوْرَاتُ أَكَادِيْمِيَّةِ السَّلَفِ

بسم الله الرحمن الرحيم

سُورَةُ المُلْكِ

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ﴾ [الملک۱]

سورت کا نام:

اس سورت کا نام سورت الملک ہے جو سورت کی پہلی آیت "بيده الملك" سے ماخوذ ہے۔ یعنی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہر چیز کی ملکیت ہے، وہی مالک ہے: زمین کا، آسمان کا، پہاڑ کا، سمندر کا، قطرات کا، ذرات کا، سورج کا، چاند کا، جن وانس کا، فرشتوں کا، جنت وجہنم کا، غرضیکہ وہ دنیا وآخرت کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اس کے علاوہ کوئی مالک نہیں، نہ دنیا میں، نہ آخرت میں۔ اس لیے ہمیں اللہ ہی سے ہر چیز کا سوال کرنا چاہیے کیونکہ وہی حقیقی مالک ہے۔

فواصل الآیات:

سورت ملک کا فواصل الآیات (وہ حرف جس پر آیت ختم ہوتی ہے) آیت نمبر ۲۱ تک "راء" ہے۔ آیت نمبر ۲۲ اور ۲۸ کا "میم" ہے، باقی آیتوں کا "نون" ہے۔

سورہ ملک کی فضیلت:

۱- عذاب قبر سے نجات دلانے والی سورت ہے۔ "هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ، تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ". (ترمذی ۲۸۹۰)

۲- اس سورت نے ایک آدمی کے حق میں سفارش کی تو اسے بخش دیا گیا۔ "إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ". (ترمذی ۲۸۹۱)

۳- سونے سے پہلے سورت ملک پڑھنا۔ "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ "الم تَنْزِيلُ" وَ "تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ". (ترمذی ۲۸۹۲)

فوائد:

۱- تبارک، قرآن میں صرف ماضی استعمال ہوا ہے، مضارع یا امر نہیں یعنی تبارک فعل جامد ہے۔

۲- تبارک، صرف اللہ کے لیے استعمال ہوا ہے، غیر اللہ کے لیے نہیں۔

۳- رب کی ذات ستودہ صفات ہے، وہ ہر نقص و عیب سے پاک ہے۔

۴- اللہ کی ذات برکت والی ہے، وہی برکت کا مصدر ہے، وہی برکت دینے والا ہے۔

۵- برکت کا سوال صرف رب سے کرنا۔

۶- رب کے لیے صفت "ید" (ہاتھ) کا ثبوت۔

۷- قرآن و حدیث میں ثابت شدہ رب کے اسماء وصفات کو ثابت کرنا، اس میں کسی طرح کی تاویل و تعطیل نہ کرنا، نہ ہی تمثیل و تکییف کرنا۔

۸- رب کی تمام صفات کے بارے میں وہی بات کہی جائے گی جو امام مالک اور ان کے شیخ ربیعہ الراي نے "استواء" کے بارے میں کہی ہے "الاستواء معلوم، والكيف مجهول، والايمان به واجب، والسؤال عنه بدعة".

۹- ہر طرح کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے۔

۱۰- اللہ ہی دنیا وآخرت کی ہر چیز کا مالک ہے۔

۱۱- اللہ ہی حقیقی مالک ہے "فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ" [طہ ۱۱۴]

۱۲- اللہ ہی مالک الملک ہے، جس کو چاہتا ہے ملک عطاء کرتا ہے، جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے۔ "قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ" [آل عمران ۲۶]

۱۳- اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۴- توحید اسماء و صفات کا تذکرہ۔ (بیدہ الملک)

۱۵- توحید ربوبیت کا تذکرہ۔ (بیدہ الملک)

سوالات

۱- کیا "تبارک" کا مضارع اور امر مستعمل ہے؟

۲- "الملک" کیوں مرفوع ہے؟

۳- "قدیر" کیوں مرفوع ہے؟

۴- سورت کا نام (ملک) کس لفظ سے ماخوذ ہے؟

۵- آیت میں اسم موصول کی تعیین کریں؟

۶- آیت میں دو اسم مرفوع کی تحدید کریں؟

۷- آیت میں دو اسم مجرور کی تحدید کریں؟

۸- آیت سے دو حرف جار کا استخراج کریں؟

۹- کیا آپ جانتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالی کے ہاتھ ہیں؟

۱۰- کیا جس اللہ کے ہاتھ میں زمین و آسمان کی ملکیت ہے اس کے سامنے دست سوال دراز کرنا چاہیے یا غیر اللہ کے سامنے جو خود عاجز و محتاج ہیں؟

* * * * *

﴿الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ﴾ [الملک ۲]

مناسبت: اب رب کی ملکیت اور اس کی قدرت کے مظاہر بیان کیے جا رہے ہیں۔

الفاظ و معانی:

خلق: پیدا کیا۔ اس کا مضارع یخلق ہے۔ کئی آیتوں میں ماضی اور مضارع ایک ساتھ استعمال ہوئے ہیں انہیں میں سے سورہ نور کی آیت نمبر ۴۵ بھی ہے

"وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" [النور ۴۵]

ليبلوكم: ليختبركم، تاکہ تم کو آزمائے۔ اس کا مادہ "بلو" اور ماضی "بلا" ہے جیسا کہ سورہ قلم آیت نمبر ۱۷ میں ہے "اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ"۔

العزیز: غالب۔ اس کا ماضی "عز" ہے جو سورہ ص میں استعمال ہوا ہے "وَ عَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ". [ص ۲۳] أي غلبني في الخطاب.

الغفور: بہت زیادہ بخشنے والا، مبالغہ کا صیغہ ہے۔ دوسرا صیغہ "غفار" بھی رب کے لیے متعدّد آیتوں میں مستعمل ہے۔

"رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ". [ص ۶۶]

" اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ". [الزمر ۵]

"وَّ اَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ". [غافر ۴۲]

"فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا"[نوح ۱۰]

غفور اور غفار مجرد نام نہیں ہے، بلکہ وہ مغفرت والا بھی ہے، صفت مغفرت سے متّصف بھی ہے "وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ"[الرعد ۶]

"اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ".[فصلت ۴۳]

فوائد:

۱- اللہ ہی خالق ہے۔

۲- اللہ موت وحیات کا خالق ہے۔

۳- موت وحیات مخلوق ہے۔

۴- اللہ اور اس کے اسماء وصفات کے علاوہ تمام چیزیں مخلوق ہیں۔

۵- موت کو پہلے ذکر کرنے کی دو اہم وجہیں ہو سکتی ہیں:

الف- انسان بکثرت موت کو یاد کرے جیسا کہ حدیث میں ہے "اكثروا ذكر هاذم اللذات" يعني الموت.(ترمذی ۲۳۰۷)

ب- دراصل موت (ماں کے پیٹ میں روح پھونکنے سے پہلے کا مرحلہ) حیات سے پہلے ہے، جس کو سورہ انسان/دہر کی پہلی آیت میں "لم يكن شيئا مذكورا" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور اسی مفہوم کے اعتبار سے انسان پر دو موت طاری ہونے کا تذکرہ قرآن میں کیا گیا ہے۔"كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ "[البقرۃ ۲۸]

"رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثۡنَتَيۡنِ وَ اَحۡيَيۡتَنَا اثۡنَتَيۡنِ فَاعۡتَرَفۡنَا بِذُنُوۡبِنَا فَهَلۡ اِلٰى خُرُوۡجٍ مِّنۡ سَبِيۡلٍ "[غافر۱۱]

۶-موت کو آخرت میں ذبح کر دیا جائے گا۔(بخاری ۴۷۳۰ و مسلم ۲۸۴۹)

۷-آخرت کی زندگی ابدی ہوگی، کبھی فنا نہیں ہوگی۔

۸-خالق ہی معبود ہے، جو خالق نہیں وہ معبود نہیں۔(بقرۃ۲۱ ویس ۲۲ و فصلت ۳۷)

۹-ایک عمل کی متعدّد علتیں ہو سکتی ہیں۔(سورۃ البقرۃ ۲۱ و سورۃ المدثر ۳۱)

۱۰-"لیبلوکم" میں لام تعلیل کے لیے ہے جس کے بعد "أن" مقدر ہوتا ہے۔

۱۱-احسن عمل کی خاطر آزمائش کی بات سورہ ہود آیت نمبر ۷ اور سورہ کہف آیت نمبر ۷ میں بھی کی گئی ہے۔

۱۲-اللہ نے انسانوں کو عبث اور بیکار نہیں پیدا کیا۔(مؤمنون ۱۱۵)

۱۳-موت و حیات کی پیدائش کا مقصد انسانوں کو آزمانا ہے۔(ھود ۷ و دھر ۲)

۱۴-رب مختلف طریقوں سے آزماتا ہے۔

۱۵-مصائب و مشکلات پر صبر کرنا۔

۱۶-نعمتوں اور خوشیوں پر رب کا شکریہ ادا کرنا۔

۱۷-عمل کی قبولیت کی دو اہم شرطیں ہیں:

۱-اخلاص۔ ۲-اتباع سنت۔

۱۸-عمل کی قبولیت کی ان دونوں شرطوں کا تذکرہ سورہ کہف کی آخری آیت میں بھی ہے۔

۱۹-"عملا" تمییز ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔

۲۰- ہر طرح کی عزت اور غلبہ اللہ ہی کے لیے ہے۔

۲۱- اللہ گناہوں کو بخشنے والا ہے بشرطیکہ ہم مغفرت طلب کریں۔

۲۲- رب غفور اور غفار ہے، اس لیے اس سے بکثرت مغفرت طلب کرنا۔

۲۳- رب کے لیے غفور نام کا ثبوت۔

۲۴- رب کے لیے مغفرت کا ثبوت۔

۲۵- آخرت پر ایمان کی جانب لطیف اشارہ۔

سوالات

۱- آیت میں دو اسم مرفوع کی تعیین کریں؟

۲- آیت میں دو اسم منصوب کی تعیین کریں؟

۳- آیت میں فعل منصوب کی تعیین کریں؟

۴- آیت میں تمییز کی وضاحت کریں؟

۵- آیت میں مبتدا اور خبر کی تعیین کریں؟

۶- آیت میں ضمیر منصوب متّصل کی تعیین کریں؟

۷- آیت میں ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

۸- کیا موت مخلوق ہے؟

۹- کیا موت کو بھی موت آئے گی؟

۱۰- آیت میں موت کو پہلے ذکر کرنے میں کیا حکمت ہو سکتی ہے؟

۱۱- عمل کی قبولیت کی دونوں شرطوں کو ذکر کریں؟

۱۲- انس و جن کو اللہ نے کیوں پیدا کیا؟

۱۳- رب کے غفور ہونے کا کیا مطلب ہے، صحیح جواب اختیار کریں؟

الف: ہم گناہ ہی نہ کریں۔

ب: ہم گناہ کرتے رہیں مگر توبہ نہ کریں۔

ج: ہم گناہ پر اصرار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنے گناہ کا اعتراف کریں اور توبہ کریں۔

۱۴- سورہ ہود آیت نمبر سات (۷) لکھیں اور غور کریں کہ سورہ ملک کی آیت کا کون سا کلمہ سورہ ہود کی آیت کی مانند ہے؟

*****

﴿الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ﴾[الملک:3]

مناسبت:

اب عالم بالا (آسمان، جہنم، جنت) کا تذکرہ شروع ہو رہا ہے جو آیت نمبر ۱۲ تک جاری ہے۔ پھر آیت نمبر ۱۵ میں زمین کا تذکرہ ہے، اس کے بعد دوبارہ عالم بالا کا تذکرہ شروع ہو گیا ہے۔

الفاظ و معانی:

سماوات: آسمان۔ اس کا مفرد "سماء" ہے۔ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۹ میں "سماء" اور اس کی جمع "سماوات" دونوں مستعمل ہے۔ "ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ".

سماء، کے تین معانی ہیں: ۱- اَرض کا ضد، یعنی آسمان۔ ۲- علو، یعنی بلندی۔ ۳- سحاب، بادل۔

فائدہ: ثلاثہ (تین) سے عشرۃ (دس) تک کی تمییز جمع مجرور ہوتی ہے۔ اس کی مثال کے لئے سورہ مائدہ آیت نمبر ۸۹ (قسم کے کفارہ والی آیت) ضرور یاد رکھیں کیونکہ اس آیت میں ثلاثہ اور عشرۃ (تین اور دس) دونوں کی مثالیں ایک ہی جگہ مذکور ہیں۔ " فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ".

طباقا: بعضها فوق بعض من غير مماسة، كل واحد منها تطابق الآخر، ایک دوسرے کے اوپر، تہ بتہ، ایک آسمان دوسرے آسمان سے ملا ہوا نہیں ہے بلکہ ان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ طباقا حال ہونے کی بناء پر منصوب ہے یا "سبع" کی صفت ہے۔

طباقا کا لفظ سورہ نوح آیت نمبر ۱۵ میں بھی استعمال ہوا ہے۔

ماتری: "ما" نافیہ ہے۔

من تفاوت: "من" زائدہ ہے، اس لیے "تفاوت" لفظا مجرور مگر محلا منصوب ہے۔

تفاوت: فرق، اختلاف۔

من فطور: "من" زائدہ ہے، اس لیے "فطور" لفظا مجرور مگر محلا منصوب ہے۔ من زائدہ کی مثال اس آیت سے سمجھیں "يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ عَلَىٰ فَتۡرَةٖ مِّنَ ٱلرُّسُلِ أَن تَقُولُواْ مَا جَآءَنَا مِنۢ بَشِيرٖ وَلَا نَذِيرٖۖ فَقَدۡ جَآءَكُم بَشِيرٞ وَنَذِيرٞۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ". [المائدة ۱۹]

فطور: صدوع و شقوق و فروج. شگاف، خلل۔ سورہ ق آیت نمبر ۶ میں "فروج" کا تذکرہ ہے۔ "أَفَلَمۡ يَنظُرُوٓاْ إِلَى ٱلسَّمَآءِ فَوۡقَهُمۡ كَيۡفَ بَنَيۡنَٰهَا وَزَيَّنَّٰهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٖ" [ق ۶]

فوائد:

۱- اللہ خالق ہے۔

۲- اللہ ہی نے آسمان بنایا۔

۳- آسمان سات ہیں۔

۴- آسمان تہ بہ تہ (ایک کے اوپر ایک) ہیں۔

۵- ہر دو آسمان کے درمیان فاصلہ ہے جیسا کہ حدیث معراج میں اس کی جانب اشارہ ہے اور بعض احادیث میں اس فاصلہ کی مقدار پانچ سو سال کی مسافت بتائی گئی ہے۔

٦-اللہ نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بنایا۔[رعد ٢ ولقمان ١٠]

٧-قرآن میں سماء (آسمان) مفرد اور جمع دونوں مستعمل ہے۔

٨-آسمان میں کسی طرح کا کوئی خلل یا شگاف نہیں ہے، جب اس میں شگاف ہوگا تو دنیا ختم ہوجائے گی جیسا کہ "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" [الاِنشقاق: ١] اور "اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ" [الاِنفطار: ١] میں بیان کیا گیا ہے۔

٩-آسمان، شمس و قمر اور ستارے مخلوق ہیں، لہذا ان کی عبادت نہیں کی جائے گی بلکہ خالق کی عبادت کی جائے گی۔

١٠-رب کی خلقت اور صناعی ہر نقص و عیب سے پاک ہے۔

١١-آنکھ نعمت ہے، اس کو رب کی شکر گذاری اور اس کی معرفت کے لیے استعمال کرنا۔

١٢-آنکھ کے بارے میں رب قیامت کے دن سوال کرے گا۔ "اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا". [الاِسراء ٣٦]

١٣-مشرکین رب کے رحمان نام کے انکاری تھے تو اس سورت میں چار مرتبہ (آیت نمبر ٣ و ١٩ و ٢٠ و ٢٩) رحمان کا اعادہ کیا گیا۔

١٤-رب کے لیے رحمان نام اور صفت رحمت کا ثبوت۔

١٥-رحمان مجرد نام نہیں ہے، بلکہ وہ رحمت والا ہے اور رحم کرتا ہے۔ ذیل میں چند آیتیں ملاحظہ فرمائیں!

"وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ". [الأنعام ١٣٣].

"وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ". [الکھف ٥٨].

" رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ".[الأعراف ۲۳]

۱۶-توحید ربوبیت اور توحید اسماء وصفات کا تذکرہ۔

فائدہ: رب کی رحمت بڑی وسیع ہے۔اس سے متعلق بخاری میں حدیث نمبر ۶۰۰۰ اور مسلم میں حدیث نمبر ۲۷۵۲ ضرور پڑھیں۔

سوالات

۱-آیت میں فعل ماضی اور اس کے مصدر کی تعیین کریں؟

۲-آیت میں عدد اور معدود کی تعیین کریں؟

۳-آیت میں تمیز کی تعیین کریں؟

۴-آیت میں حال کی تعیین کریں؟

۵-ثلاثۃ(تین) سے عشرۃ(دس) تک کی تمیز کا کیا حکم ہے؟

۶-عربی زبان میں مجرورات صرف دو ہیں، ان کی مثال آیت سے ذکر کریں؟

۷-آیت میں ایک فعل کی دو مرتبہ تکرار ہے، اس کی تعیین کریں؟

۸-آیت میں دو مفعول بہ کی تعیین کریں جو لفظا و محلا دونوں اعتبار سے منصوب ہیں۔

۹-آیت میں دو مفعول بہ کی تعیین کریں جو لفظا مجرور مگر محلا منصوب ہیں۔

۱۰-آسمان کتنے ہیں؟

۱۱- کیا آسمان میں ستون ہے؟

۱۲- آسمان دیکھ کر آسمان کے خالق اور اس کی عظمت کو کیسے پہچانیں؟

۱۳- آیت میں اعضاء انسانی میں سے ایک عظیم نعمت کا تذکرہ ہے، بتائیں وہ کون سی نعمت ہے؟

۱۴- کیا ہم سے ہمارے اعضاء کے متعلق قیامت کے دن سوال کیا جائے گا؟

۱۵- رب کا وہ کون سا نام ہے مشرکین جس کے انکاری تھے؟

۱۶- کیا اللہ رحمت والا ہے اور وہ رحم بھی کرتا ہے؟

۱۷- توحید اسماء و صفات سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

* * * * *

﴿ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيْرٌ﴾

[الملک ۴]

الفاظ و معانی:

ارجع: لوٹنا، لوٹانا۔ رجع لازم اور متعدّی دونوں مستعمل ہوتا ہے، یہاں پر متعدّی استعمال ہوا ہے۔ اور یہ رجع یرجع سے فعل امر ہے۔

کرتین: کرۃ بعد کرۃ۔ یہ تثنیہ ہے۔ اس کا مفرد "کرۃ" ہے جیسا کہ سورہ نازعات آیت نمبر ۱۲ میں ہے "تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ" [النازعات ۱۲]

ینقلب: یرجع، لوٹنا۔ اس کا ماضی "انقلب" ہے۔ ماضی اور مضارع دونوں سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۴۴ میں استعمال ہوا ہے۔ " اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا".

خاسئا: خائبًا و ذلیلا. ذلیل و رسوا اور ناکام ہو کر۔

حسیر: کلیل و ضعیف. تھک ہار کر، کمزور ہو کر۔

فوائد:

۱۔ کرتین (دو مرتبہ) سے کثرت تکرار (بیشمار مرتبہ) مراد ہے، دو کی تحدید نہیں ہے۔

۲۔ رب کی صناعی ہر طرح سے مستحکم اور مضبوط ہے۔

۳۔ رب کی صناعی میں نقص و عیب تلاشتے ہوئے انسان تھک جائے گا مگر کوئی نقص و عیب نہیں پائے گا۔

۴۔ آنکھ نعمت ہے، اس کو رب کی شکر گذاری اور اس کی معرفت کے لیے استعمال کرنا۔

سوالات

۱- آیت میں دو حرف عطف کی تعیین کریں؟

۲- آیت میں "الساکن إذا حرک حرک بالکسر" کے قاعدہ کی تنفیذ کہاں ہوئی ہے؟

۳- آیت میں ایک اسم کی دو مرتبہ تکرار ہے اس کی تعیین کریں؟

۴- آیت میں تثنیہ کی تعیین کریں؟

۵- ینقلب کیوں مجزوم ہے؟

۶- آیت میں ایک فاعل اور ایک مفعول کی تعیین کریں؟

۷- آیت میں دو حال کی تعیین کریں؟

۸- آیت میں فعل امر کی تعیین کریں؟

۹- آیت میں فعل مضارع کی تعیین کریں؟

۱۰- آیت میں حرف جر کی تعیین کریں؟

۱۱- کیا آپ نے کبھی آسمان کو دیکھ کر اس کے خالق کو اور اس کی عظمت کو پہچانا؟

۱۲- کیا آسمان میں کوئی شگاف، کوئی خلل اور کو ستون ہے؟

۱۳- کیا انسان نے بغیر ستون کے کوئی چھت یا پل بنایا ہے؟

*****

﴿وَ لَقَدۡ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ وَ جَعَلۡنٰهَا رُجُوۡمًا لِّلشَّیٰطِیۡنِ وَ اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابَ السَّعِیۡرِ﴾ [الملک۵]

مناسبت:

ابتدائی آیتوں میں آسمان کی تخلیق اور اس کی مضبوطی کا تذکرہ تھا۔ اس آیت میں آسمان دنیا کی خوبصورتی اور تاروں کے پیدا کرنے کی حکمت بتائی گئی ہے اور آخر میں جہنم کا تذکرہ ہے جو آیت نمبر گیارہ (۱۱) تک جاری ہے۔ اس طرح اس آیت میں آسمان اور جہنم دونوں کا تذکرہ ہے۔ آسمان اور جہنم دونوں مخلوق ہیں۔ آسمان مرئی مخلوق ہے جبکہ جہنم غیر مرئی (غیبی) مخلوق ہے۔

الفاظ و معانی:

مصابیح: چراغ، مراد ستارے۔ اس کا واحد "مصباح" ہے جو سورہ نور آیت نمبر ۳۵ میں ہے " مَثَلُ نُوۡرِهٖ كَمِشۡكٰوةٍ فِیۡهَا مِصۡبَاحٌ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَةٍ".

رجوما: مارنے کا آلہ، پتھر، شعلہ۔ مراد وہ شعلے ہیں جو شیطانوں کو مارنے کے لیے بڑی تیزی سے لپکتے ہیں۔ رجوم رجم کی جمع ہے اور "جعل" کا مفعول ثانی ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔

اعتدنا: ھیانا، ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ اس کی اصل "اعددنا" ہے پہلے دال کو تا سے بدل دیا گیا۔ یا یہ "عتاد" سے مشتق ہے اس صورت میں حروف اصلی "عتد" ہوں گے۔

السعیر: جہنم کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس کا معنی ہے: بھڑکائی ہوئی آگ، جیسا کہ سورہ تکویر میں ہے "وَ اِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ".[التکویر۱۲]

فوائد:

۱- متعدّد تاکید سے کلام کو مؤکد کرنا۔

۲- یہاں پر تین تاکید ہے:

الف: قسم محذوف (واللہ). ب: لام. ج: قد.

۳- رب کی عظمت و کبریائی کا بیان۔

۴- رب کے لیے توحید کے اعتبار سے واحد کا صیغہ استعمال کرنا اور تعظیم کے اعتبار سے جمع کا صیغہ استعمال کرنا۔

۵- جن آیتوں میں رب کے لیے بطور تعظیم جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے ان آیتوں کے سیاق و سباق میں رب کے لیے مفرد کا صیغہ ضرور استعمال ہوا ہے۔

۶- غائب سے متکلّم کی جانب التفات۔

۷- آسمان سات ہیں۔

۸- اللہ نے ستاروں کو تین اہم مقاصد کے لیے پیدا کیا:

الف- آسمان کی زینت۔ ب- شیطانوں کو مارنا۔ ج- راستوں کی معرفت۔

۹- رب کے علو (بلندی) کی جانب لطیف اشارہ۔

۱۰- شیطان کا وجود مبنی بر حقیقت ہے، خیال یا افسانہ نہیں ہے۔

۱۱- جہنم پر ایمان لانا چار اہم عناصر کو شامل ہے:

الف- جہنم حق ہے۔ ب- جہنم مخلوق ہے۔ ج- جہنم موجود ہے۔ د- جہنم فانی نہیں ہے۔

۱۲- جہنم دار العذاب (عذاب کا گھر) ہے، وہاں آرام و راحت کا کوئی تصور نہیں ہے۔

۱۳- جہنم کفار و مشرکین اور منافقین و شیاطین کا ٹھکانہ ہے۔

۱۴- شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی، آگ کے شعلے سے دنیا میں اس کو مارا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا ٹھکانہ آگ ہی ہو گا۔

سوالات

۱-فعل ماضی پر "قد" داخل کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

۲-فعل ماضی پر "قد" داخل ہونے کی اقامت (تکبیر) سے ایک مثال لکھیں؟

۳-آیت میں تین فعل ماضی کی تعیین کریں؟

۴-آیت میں موصوف وصفت کی تعیین کریں؟

۵-"بمصابیح" میں "با" حرف جر نے کیوں عمل نہیں کیا ہے؟

۶-آیت سے غیر منصرف کی مثال ذکر کریں؟

۷-آیت میں ضمیر منصوب متّصل کی تعیین کریں؟

۸-آیت میں ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

۹-آیت سے مضاف اور مضاف الیہ کی مثال ذکر کریں؟

۱۰-آیت میں تین مفعول بہ کی تعیین کریں؟

۱۱-رب ایک ہے یا متعدّد؟

۱۲-رب کے لیے جمع کا صیغہ کیوں استعمال ہوا ہے؟

۱۳-اللہ نے ستاروں کو کیوں پیدا کیا ہے؟

۱۴- اللہ نے ستاروں کو راستوں کی معرفت کا ذریعہ بھی بنایا ہے، اس بارے میں سورہ انعام کی آیت نمبر ۹۷ اور سورہ نحل کی آیت نمبر ۱۶ لکھیں؟

۱۵-کیا شیطان حقیقت میں موجود ہے؟

۱۶-کیا شیطان بھی جہنم میں جائے گا؟

۱۷-جہنم پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

* * * * *

﴿وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾[الملک٦]

فوائد:

۱-کفر، کافروں اور ملحدوں کا خطرناک انجام۔

۲-کافروں اور ملحدوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۳-کفر و شرک اور بدعات و معاصی سے دور رہنا۔

۴-جہنم سے پناہ مانگنا "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ".

۵-مومن و موحد کا اصل ٹھکانہ جنت ہے۔

۶-مومن و موحد جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔

۷-غیبیات پر ایمان لانا۔

۸-اللہ پر ایمان لانا۔

۹-آخرت کے دن پر ایمان لانا۔

۱۰-جہنم پر ایمان لانا۔

۱۱-جہنم پر ایمان لانا چار اہم عناصر کو شامل ہے:

الف-جہنم حق ہے۔

ب-جہنم مخلوق ہے۔

ج-جہنم موجود ہے۔

د-جہنم فانی نہیں ہے۔

۱۲-جہنم عذاب کا گھر ہے، وہاں آرام و راحت کا کوئی تصور نہیں ہے۔

۱۳- جہنم بڑا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

۱۴- رب "غفور رحیم" بھی ہے اور "ذوعقاب الیم" بھی ہے، وہ "غافر الذنب" بھی ہے اور "شدید العقاب" بھی ہے۔

سوالات

۱- آیت میں اسم موصول کی تعیین کریں؟

۲- آیت میں مبتدا و خبر کی تعیین کریں؟

۳- خبر مقدم کی ایک مثال قرآن سے لکھیں؟

۴- آیت میں غیر منصرف کی تعیین کریں؟

۵- آیت میں مضاف اور مضاف الیہ کی تعیین کریں؟

۶- آیت میں ایک حرف عطف کی تکرار ہے اس کی تعیین کریں؟

۷- آیت میں فاعل کی تعیین کریں؟

۸- نعم اور بئس کے فاعل کی کتنی صورتیں ہوتی ہیں، قرآنی مثالوں سے وضاحت کریں؟

۹- آیت میں دو حرف جر کی تعیین کریں؟

۱۰- کیا کافر جنت میں جائے گا؟

۱۱- کیا مومن و موحد جہنم میں ہمیشہ رہیں گے؟

۱۲- کیا جہنم میں آرام و راحت بھی ملے گی؟

۱۳- کیا جہنم فنا ہو جائے گی یا ہمیشہ باقی رہے گی؟

۱۴- سورت مومن (غافر) آیت نمبر ۴۲ میں کفر اور شرک ایک ہی آیت میں استعمال ہوا ہے، وہ آیت لکھیں؟

* * * * *

﴿إِذَآ أُلۡقُواْ فِيهَا سَمِعُواْ لَهَا شَهِيقٗا وَهِيَ تَفُورُ﴾[الملک ۷]

الفاظ و معانی:

أُلۡقُوا: جب ڈالے جائیں گے۔ ماضی مجہول ہے۔ اس کا ماضی معروف "القی" ہے جو متعدد آیتوں میں استعمال ہوا ہے۔ "فَأَلۡقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعۡبَانٞ مُّبِينٞ".
[الأعراف ۱۰۷ والشعراء ۳۲]

"وَلَوۡ أَلۡقَىٰ مَعَاذِيرَهُۥ". [القیامہ ۱۵]

شهيقا: صياحا وصراخا، صوتا منكرا. چیخ و پکار۔

تفور: تغلي. جوش مارنا۔ اس کا ماضی "فار" ہے جو سورہ ہود آیت نمبر ۴۰ میں استعمال ہوا ہے "حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَمۡرُنَا وَفَارَ ٱلتَّنُّورُ". [ھود ۴۰]

فوائد:

۱۔ غیبیات پر ایمان لانا۔

۲۔ آخرت کے دن پر ایمان لانا۔

۳۔ جہنم پر ایمان لانا۔

۴۔ جہنمی جہنم میں کھینچ کر، گھسیٹ کر اور زنجیروں میں جکڑ کر ڈالے جائیں گے۔

۵۔ جہنم کا چیخ و پکار کرنا اور کلام کرنا۔ (ق ۳۰)

۶۔ رب کی قدرت کاملہ کا بیان، وہ جب جس کو چاہے قوت گویائی عطا کر دے۔

۷۔ جہنم کے کلام کو دیگر مثالوں سے سمجھا جاسکتا ہے:

۱۔ پہاڑوں اور پتھروں کے اندر ادراک و شعور اور احساس کا ہونا۔ (البقرۃ ۷۴ والأعراف ۱۴۳ والأحزاب ۷۲ الحشر ۲۱)

۲-نبوت سے پہلے مکہ کے ایک پتھر کا آپ ﷺ کو سلام کرنا۔(مسلم ۲۲۷۷)

۳-احد پہاڑ کا آپ ﷺ سے محبت کرنا۔(بخاری ۴۰۸۳ و مسلم ۱۳۶۵)

۴-احد پہاڑ کا آپ ﷺ اور چند صحابہ کے چڑھنے کے وقت حرکت کرنا۔(بخاری ۳۶۷۵)

۵- درخت کا آپ ﷺ کا مطیع و فرمانبردار ہونا اور آپ کے ساتھ چلنا۔(مسلم ۳۰۰۶-۳۰۱۴)

۶-منبر رسول بننے کے بعد کھجور کے تنے کا بچوں کی طرح رونا۔(بخاری ۳۵۸۴)

۷-کھانوں کا رب کی تسبیح بیان کرنا۔(بخاری ۳۵۷۹)

۸-کنکریوں کا آپ ﷺ کے ہاتھ میں اور پھر ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ہاتھ میں تسبیح بیان کرنا۔(ظلال الجنة في تخريج أحاديث السنة. باب ذكر خلافة الراشدين المهديين ۱۱۴۶)

۹-پرندوں کا کلام کرنا۔(النمل ۱۶)

۱۰-چیونٹیوں کا باہم کلام کرنا۔(النمل ۱۸)

۱۱-ہدہد کا سلیمان علیہ السلام سے کلام کرنا۔(النمل ۲۲-۲۶)

۱۲-دابۃ الأرض کا کلام کرنا۔(النمل ۸۲)

۱۳-گائے کا کلام کرنا۔(بخاری ۳۴۷۱ و مسلم ۲۳۸۸)

۱۴-اونٹ کا آپ ﷺ سے اپنے مالک کی شکایت کرنا۔(ابوداؤد ۲۵۴۹)

۱۵-تین بچوں کا ماں کی گود میں کلام کرنا۔(بخاری ۳۴۳۶ و مسلم ۲۵۵۰)

۱۶-جنازہ کا کلام کرنا۔(بخاری ۱۳۱۶)

۱۷-قیامت کے دن اعضاء جسمانی کا کلام کرنا۔(النور ۲۴ و یس ۶۵ و فصلت ۲۰-۲۲)

سوالات

١-آیت میں ادات شرط غیر جازمہ کی تعیین کریں؟

٢-"إذا" ماضی پر داخل ہوتا ہے تو اس کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

٣-آیت میں فعل ماضی مجہول کی تعیین کریں؟

٤-آیت میں فعل ماضی معروف کی تعیین کریں؟

٥-آیت میں دو حرف جار کی تعیین کریں؟

٦-آیت میں دو ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

٧-آیت میں ضمیر مرفوع منفصل کی تعیین کریں؟

٨-آیت میں مفعول بہ کی تعیین کریں؟

٩-آیت میں جملہ حالیہ کی تعیین کریں؟

١٠-آیت میں فعل مضارع کی تعیین کریں؟

١١-"شهيق" کا لفظ سورہ ھود آیت نمبر ١٠٦ میں بھی استعمال ہوا ہے اس آیت کو لکھیں؟

١٢-کیا جہنم بھی گفتگو کرے گی؟

١٣-جہنم میں کون لوگ جائیں گے؟

١٤-کیا کفار جہنم سے نکالے جائیں گے؟

١٥-کیا جہنم فنا ہو جائے گی؟

١٦-تین ایسی حدیثیں ذکر کریں جن سے معلوم ہوتا ہو کہ جمادات کو بھی احساس و شعور ہوتا ہے اور وہ بھی کلام کرتے ہیں؟

١٧-سورہ نمل سے جانوروں کی گفتگو سے متعلق دو آیتیں ذکر کریں؟

١٨-قیامت کے دن اعضاء جسمانی کے کلام کرنے سے متعلق ایک آیت ذکر کریں؟

*****

﴿تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَآ أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ﴾[الملک ۸]

الفاظ و معانی:

تمیز: تتمزق، تنشق، تتفرق، تنفصل. پھٹ جانا، الگ الگ ہوجانا، جدا جدا ہوجانا۔ اصل میں "تتمیز" ہے، دو تاء کے اجتماع کی وجہ سے ایک تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔ اسی لیے "تنزل" (ایک تاء کے حذف کے ساتھ) اور "تتنزل" (دو تاء کے ساتھ) قرآن میں دونوں استعمال ہوا ہے۔ " تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَآئِكَةُ". [فصلت ۳۰]. "تَنَزَّلُ الْمَلَآئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا". [القدر ۴]

الغیظ: غضب، غصہ۔

خزنتھا: داروغے، خازن کی جمع ہے۔ خازن (مفرد) حدیث میں استعمال ہوا ہے "...فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ... ". (مسلم. کتاب الایمان ۱۹۷)

نذیر: ڈرانے والا۔ اس کی جمع "نذر" ہے۔ سورہ نجم آیت نمبر ۵۶ میں واحد اور جمع دونوں مستعمل ہے۔ "هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولٰى".

فوائد:

۱- جہنم کے لیے غیظ و غضب کا ثبوت۔

۲- جہنم میں جہنمیوں کا گروپ کی شکل میں ڈالا جانا۔

۳- آخرت پر ایمان لانا۔

۴- غیبیات پر ایمان لانا۔

۵- جہنم پر ایمان لانا۔

٦- فرشتوں پر ایمان لانا۔

۷- جہنم پر سخت دل فرشتے مقرر ہیں۔ [التحریم ٦]

۸- جہنم کے سب سے بڑے خازن (داروغہ) کا نام "مالک" ہے۔ [الزخرف ۷۷ و بخاری ۱۳۸٦]

۹- جہنم پر انیس (۱۹) بڑے بڑے فرشتے مقرر ہیں۔ [المدثر ۳۰]

۱۰- جہنم پر ستر ہزار لگام لگی ہوگی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔ (مسلم ۲۸۴۲)

۱۱- جہنم سے پناہ مانگنا "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ".

۱۲- فرشتوں کا جہنمیوں سے زجر و توبیخ کا سوال کرنا۔

۱۳- فرشتوں کا کلام کرنا۔

۱۴- رسولوں پر ایمان لانا۔

۱۵- رسولوں کا اصل کام خوشخبری دینا اور ڈرانا ہے۔

۱٦- ارکان ایمان میں سے تین اہم ارکان کا تذکرہ:

الف- آخرت پر ایمان لانا۔

ب- فرشتوں پر ایمان لانا۔

ج- رسولوں پر ایمان لانا۔

سوالات

۱- آیت میں افعال مقاربہ کی تعیین کریں؟
۲- آیت میں فعل ماضِی معروف کی تعیین کریں؟
۳- آیت میں فعل ماضِی مجہول کی تعیین کریں؟
۴- آیت میں فعل مضارع مرفوع کی تعیین کریں؟
۵- آیت میں فعل مضارع مجزوم کی تعیین کریں؟
۶- آیت میں نائب فاعل کی تعیین کریں؟
۷- آیت میں دو فاعل کی تعیین کریں؟
۸- آیت میں ادات شرط غیر جازمہ کی تعیین کریں؟
۹- آیت میں ادات شرط جازمہ کی تعیین کریں؟
۱۰- آیت میں دو حرف جار کی تعیین کریں؟
۱۱- آیت میں دو ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟
۱۲- آیت میں دو ضمیر منصوب متّصل کی تعیین کریں؟
۱۳- آیت سے مجرور لفظاً کی ایک مثال ذکر کریں؟
۱۴- آیت سے مجرور محلاً کی دو مثال ذکر کریں؟
۱۵- کیا جہنم بھی غصہ ہوتی ہے؟
۱۶- کیا فرشتے بھی کلام کرتے ہیں؟
۱۷- رسول دنیا میں کیوں بھیجے جاتے ہیں؟
۱۸- سورہ زمر کی آیت نمبر ۷۱ ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں اور پانچ فوائد قلمبند کریں؟

*****

﴿قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ﴾[الملک ۹]

الفاظ و معانی:

إن أنتم...: إن نافیہ ہے۔ اس طرح کی دیگر قرآنی مثالیں!

"اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ".[الأنعام ۵۷ و یوسف ۴۰ و ۶۷]

"اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ".[الأنعام ۹۰]

"اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى".[التوبۃ ۱۰۷]

"اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا".[إبراھیم ۱۰]

"اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ".[إبراھیم ۱۱]

"وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ".[الأنبیاء ۱۰۹]

"وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ".[الأنبیاء ۱۱۱]

"اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ".[الشعراء ۱۱۵]

"اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ".[القصص ۱۹]

"اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا".[الأحزاب ۱۳]

"إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ".[فاطر ۲۳]

"اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ".[ص ۸۷]

"اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ".[الشوریٰ ۴۸]

"إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ"[الأحقاف ۹]

"إِنِ الْكٰفِرُونَ إِلَّا فِى غُرُورٍ".[الملک ۲۰]

فوائد:

۱-جہنمیوں کا اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا مگر یہ اعتراف کچھ فائدہ نہ دے گا۔
۲-جہنمیوں کا فرشتوں کے سوال کا جواب دینا۔
۳-جہنمی جہنم میں جل کر ختم نہیں ہوں گے، نہ ہی ان کو موت آئے گی۔(نساء ۵۶ وطہ ۷۴ وفاطر ۳۶ واعلی ۱۳)
۴-رسولوں پر ایمان لانے کی اہمیت۔
۵-آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کی اہمیت۔
۶-رسولوں کو جھٹلانے کا خطرناک انجام۔
۷-ایک رسول کو جھٹلانا تمام رسولوں کو جھٹلانے کے مترادف ہے کیونکہ تمام رسولوں نے توحید کی دعوت دی۔(انبیاء ۲۵ وشعراء ۱۰۵)
۸-آسمانی کتابوں کو جھٹلانے کا خطرناک انجام۔
۹-اللہ نے رسولوں کو اتمام حجت کے لیے اور انہیں بشیر ونذیر بنا کر بھیجا۔
۱۰-اللہ نے انسانوں کی رشد وہدایت کے لیے رسولوں کو بھیجا اور ان کو کتابیں دیں۔
۱۱-رسولوں کو جھٹلانے والوں کا حد سے زیادہ تکبر۔
۱۲-رسولوں کو جھٹلانے والے رسولوں کو ہی گمراہ سمجھتے رہے۔
۱۳-اہل باطل کا اہل حق کو گمراہ سمجھنا۔
۱۴-اس آیت میں ارکان ایمان میں سے پانچ رکن کا تذکرہ ہے:
۱-اللہ پر ایمان۔ ۲-فرشتوں پر ایمان۔ ۳-رسولوں پر ایمان۔
۴-آسمانی کتابوں پر ایمان۔ ۵-آخرت پر ایمان۔

سوالات

۱- آیت میں پانچ فعل ماضِی کی تعیین کریں؟

۲- آیت میں ایک فعل کی دو مرتبہ تکرار ہے، اس کی تعیین کریں؟

۳- آیت میں دو فاعل کی تعیین کریں؟

۴- آیت میں حرف جواب کی تعیین کریں؟

۵- آیت میں حرف تحقیق کی تعیین کریں؟

۶- آیت میں دو مجرور بحرف کی تعیین کریں؟

۷- آیت میں ضمیر منصوب متّصل کی تعیین کریں؟

۸- آیت میں ضمیر مرفوع منفصل کی تعیین کریں؟

۹- آیت میں موصوف وصفت کی تعیین کریں؟

۱۰- آیت میں "اِن" کا کیا معنی ہے؟

۱۱- آیت میں ادات نفی کی تعیین کریں؟

۱۲- آیت میں مجرور لفظا منصوب محلا کی تعیین کریں؟

۱۳- کیا جہنمی اپنے گناہ کا اعتراف کریں گے؟

۱۴- کیا جہنمی جہنم میں جل کر ختم نہیں ہوں گے، ان کو موت نہیں آئے گی؟

۱۵- رسولوں کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہو گا؟

۱۶- ہر نبی کی دعوت کا خلاصہ کیا تھا؟

* * * * *

﴿وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾[الملک ١٠]

الفاظ و معانی:

لو: ادات شرط غیر جازمہ ہے۔ "لو" کا جواب اگر مثبت ہو تو اس پر "لام تاکید" داخل ہوتا ہے جیسے "لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا"[الأنبياء ٢٢] اور کبھی بغیر "لام تاکید" کے بھی آتا ہے جیسے "لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ" [الواقعۃ ٧٠].

اور اگر جواب منفی ہو تو اس پر "لام تاکید" نہیں داخل ہوتا ہے جیسے "لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ".[الأنفال ٦٣]

فوائد:

١- جہنمیوں کا اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا مگر یہ اعتراف کچھ فائدہ نہ دے گا۔

٢- جہنمیوں کا فرشتوں کے سوال کا جواب دینا۔

٣- جہنمی جہنم میں جل کر ختم نہیں ہوں گے، نہ ہی ان کو موت آئے گی۔ (نساء ٥٦ و طہ ٧٤ و فاطر ٣٦ و اعلی ١٣)

٤- خیر و بھلائی کے کاموں میں "لو" کے استعمال کا جواز۔

٥- "کان" نعمت ہے اس کو رب کے خوشنودی کے کاموں میں استعمال کرنا۔

٦- "کان" ایک نعمت ہے جس کے متعلق قیامت کے دن سوال جائے گا۔ (اسراء ٣٦)

٧- بعض علماء نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ کان آنکھ سے افضل ہے۔ (تفسیر رازی، واللباب في علوم الكتاب، والإكليل في استنباط التنزيل للسيوطي)

٨- سننا فہم و فراست کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

۹- دین کی باتیں سننا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا جہنم سے نجات کا سبب ہے۔

۱۰- عقل رب کی عطا کردہ عظیم نعمت ہے، جو عقل سے عاری ہو وہ مرفوع القلم ہے۔ (نسائی ۳۴۳۲)

سوالات

۱- آیت میں دو فعل ماضی کی تعیین کریں؟

۲- آیت میں دو فعل مضارع کی تعیین کریں؟

۳- آیت میں "لو" کے جواب کی تعیین کریں؟

۴- آیت میں ایک کلمہ کی تکرار ہے، اس کی تعیین کریں؟

۵- آیت میں حرف جار کی تعیین کریں؟

۶- اصحاب کی واحد کیا ہے، سورہ قلم کے اخیر کی آیتوں سے اس کی مثال بھی لکھیں؟

۷- آیت میں مضاف اور مضاف الیہ کی تعیین کریں؟

۸- مجرورات کتنے ہیں، آیت سے ان کی مثال سمجھائیں؟

۹- "السعیر" کا لفظ سورہ ملک میں تین مرتبہ استعمال ہوا ہے، اس کو لکھیں؟

۱۰- سورہ حشر کے آخری رکوع میں "اصحاب النار اور اصحاب الجنۃ" ایک ہی آیت میں استعمال ہوا ہے، اس کو لکھیں؟

* * * * *

﴿فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾[الملک ۱۱]

الفاظ و معانی:

بذنبهم: ذنب واحد ہے، ذنوب کے معنی میں۔ قرآن میں اس طرح کی متعدّد مثالیں ہیں جہاں مفرد جمع کے معنی میں استعمال ہوا ہے:

الف- "وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا". [إبراهیم ۳۴ والنحل ۱۸] اس آیت میں نعمت (مفرد) نعم (جمع) کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ب- "فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ". [الحاقۃ ۱۰] اس آیت میں رسول (مفرد) رسل (جمع) کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

نیز کچھ آیتوں میں "ذنوب" (جمع) بھی مستعمل ہے جیسے "وَءَاخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ". [التوبۃ ۱۰۲]. "فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا". [غافر ۱۱]

سحقا: یہ مفعول مطلق ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔ اس کا معنی ہے: بعدا. دور ہو۔ اسی طرح "مكان سحيق" مکان بعید کے معنی میں مستعمل ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ "سحقا" جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔ (تفسیر طبری و تفسیر ماوردی)

"سحقا" کا لفظ حدیث میں ان اہل بدعت کے لیے استعمال کیا گیا ہے جو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حوض سے پینے کے لیے آئیں گے تو انہیں روک دیا جائے گا، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہیں گے انہیں آنے دو تو فرشتے کہیں گے "انک لاتدري ما احدثوا بعدک" پھر آپ فرمائیں گے "سحقا سحقا لمن غير بعدي". (بخاری ۶۵۷۶، ۶۵۸۲، ۶۵۸۴ و مسلم ۲۲۹۰، ۲۲۹۵، ۲۲۹۷، ۲۳۰۴)

فوائد:

۱- جہنمیوں کا اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا مگر یہ اعتراف کچھ فائدہ نہ دے گا۔

۲- جہنمیوں کے اپنے گناہوں کے اعتراف واقرار کا تذکرہ سورہ غافر (مومن) آیت نمبر ۱۱ میں بھی ہے "فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ".

۳- ذنب (گناہ) کا عموم۔

۴- گناہ کی دو قسمیں ہیں: صغیرہ اور کبیرہ۔

۵- جہنمیوں کو دھتکارنا اور رب کی رحمت سے ان کو دور کرنا۔

۶- جہنمیوں کی بڑی محرومی۔

۷- گناہ کے بعد فوری توبہ کرنا۔

۸- دنیا میں اپنے گناہ کا اعتراف کرنا اور رب کی بارگاہ میں توبہ کرنا۔ (توبہ ۱۰۲ و مسلم ۷۱ عن علی رضی اللہ عنہ)

سوالات

۱- آیت میں فعل ماضی کی تعیین کریں؟

۲- فاعترفوا، کے باب اور حروف اصلی کی تعیین کریں؟

۳- ذنب، کی جمع تحریر کریں اور قرآنی مثال بھی ذکر کریں؟

۴- سحقا، کیوں منصوب ہے؟

۵- آیت میں دو حرف جار کی تعیین کریں؟

۶- آیت میں دو مجرور بالحرف کی تعیین کریں؟

۷- آیت میں مجرور محلا کی تعیین کریں؟

۸- کیا جہنمیوں کو اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا کچھ فائدہ دے گا؟

۹- آیت کا اخلاقی اور تربوی فائدہ تحریر کریں؟

۱۰- صحیح مسلم (حدیث نمبر ۷۷۱) سے علی رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث لکھیں جس میں دعاء استفتاح میں "ظلمت نفسي واعترفت بذنبي" آیا ہے؟

* * * * *

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ﴾

[الملک ١٢]

مناسبت: گذشتہ آیتوں میں جہنم، اس کی ہولناکی اور اہل جہنم کا تذکرہ تھا اس آیت میں جنت اور اہل جنت کا تذکرہ ہے۔ قرآن کا عموما یہ اسلوب ہے کہ وہ جنت کے بعد جہنم کا تذکرہ کرتا ہے یا اس کے برعکس، رب کی رحمت اور اس کی مغفرت کے بعد عذاب کا تذکرہ کرتا ہے یا اس کے برعکس، ابرار کے بعد اشرار کا تذکرہ کرتا ہے یا اس کے برعکس، مومن کے بعد کافر و منافق کا تذکرہ کرتا ہے یا اس کے برعکس۔ اسی لیے سورہ زمر آیت نمبر ٢٣ میں قرآن کا وصف "مثاني" بیان کیا گیا ہے یعنی جس میں احکام تکرار کے ساتھ بیان کیے جاتے ہیں اور کسی چیز کے بعد اس کے مقابل و مخالف کا بھی تذکرہ کیا جاتا ہے تاکہ مومن کی زندگی رجاء اور خوف کے درمیان رہے۔

فوائد:

١- رب کی خشیت کی اہمیت۔

٢- خشیت، اشد الخوف کو کہتے ہیں، نیز خشیت میں "حب، تعظیم اور علم" کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ (خوف کی مزید شرح کے لیے ابن قیم کی مدارج السالکین ٢/١٣٦-١٤٥ دیکھیں)

٣- قرآن میں خشیت کا بکثرت استعمال اللہ کے لیے ہوا ہے۔ اور کبھی غیر اللہ کے لیے بھی ہوا ہے جیسے "ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنكُمْ". [النساء ٢٥] "وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ". [الإسراء ٣١]

٤- ایمان بالغیب کی اہمیت۔

٥- غیب پر ایمان لانا متقیوں کی صفات میں سے ہے۔ (بقرہ ٣)

۶-رب پر ایمان لانا۔

۷-رب پر ایمان لانا چار اہم چیزوں کو شامل ہے:

الف: اس کے وجود پر ایمان لانا۔

ب: اس کی ربوبیت پر ایمان لانا۔

ج: اس کی الوہیت پر ایمان لانا۔

د: اس کے اسماء وصفات پر ایمان لانا۔

۸- رب مکمل غیب ہے، وہ نور ہے، اس لیے دنیوی آنکھ رب کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

۹-رب کی مغفرت کا بیان۔

۱۰-رب کے لیے "غفور" نام کا ثبوت۔(ملک ۲)

۱۱-رب کے لیے "مغفرت" کا ثبوت۔

۱۲-رب کے غفور اور اس کی مغفرت کا تقاضا ہے کہ وہ گناہوں کو بخش دیتا ہے۔(زمر ۵۳)

۱۳-رب غفور اور غفار ہے بشرطیکہ ہم مغفرت طلب کریں۔

۱۴-رب کے فضل وکرم کا بیان اور اس کی جانب سے اجر عظیم اعلان۔

۱۵- آخرت پر ایمان لانا، کیونکہ مکمل بدلہ اور اجر کبیر قیامت کے دن ملے گا "يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ". [النور ۲۵]

۱۶-توحید کی تینوں قسموں کا تذکرہ:

یخشون، توحید الوہیت ہے۔

ربهم، توحید ربوبیت ہے۔

مغفرة، توحید اسماء و صفات ہے۔

سوالات

۱- آیت میں اسم موصول کی تعیین کریں؟

۲- آیت میں فعل مضارع کی تعیین کریں اور اس کے حروف اصلی کی بھی نشاندہی کریں؟

۳- آیت میں مفعول بہ کی تعیین کریں؟

۴- آیت میں مجرور بالاضافہ کی تعیین کریں؟

۵- آیت میں دو حرف جار کی تعیین کریں؟

۶- آیت میں دو مجرور بالحرف کی تعیین کریں؟

۷- آیت میں دو مجرور محلا کی تعیین کریں؟

۸- آیت میں موصوف و صفت کی تعیین کریں؟

۹- آیت میں مبتدا و خبر کی تعیین کریں؟

۱۰- سورہ یس کی آیت نمبر ۱۱ یا سورہ بینہ کی آخری آیت سے "یخشون" کے ماضی کی مثال لکھیں؟

۱۱- سورہ رعد آیت نمبر ۲۱ میں خوف اور خشیت ایک ہی آیت میں استعمال ہوا ہے، اس کو لکھیں؟

۱۲- خوف اور خشیت میں کیا فرق ہے؟

۱۳- خشیت کا لفظ قرآن میں اللہ کے لیے زیادہ استعمال ہوا ہے یا غیر اللہ کے لیے؟

۱۴- آیت کو کوئی اہم عنوان دیں؟

* * * * *

﴿وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾[الملک ۱۳-۱۴]

الفاظ ومعانی:

اسروا: آہستہ بات کرو، فعل امر ہے، اس کا ماضی متعدّد آیتوں میں استعمال ہوا ہے مثلا "سَوَآءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ". [الرعد ۱۰]. "وَأَسَرُّوا النَّجْوَىٰ". [طہ ۶۲ والأنبیاء ۳].

اس کا مضارع بھی متعدّد آیتوں میں استعمال ہوا ہے مثلا "يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ". [البقرۃ ۷۷ وھود ۵ والنحل ۲۳].

اجهروا به: بلند آواز سے بات کرو، فعل امر ہے، اس کا ماضی (جھر) سورہ رعد کی آیت نمبر دس میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ اوپر گذرا۔ اس کا مضارع سورہ طہ آیت نمبر ۷ میں استعمال ہوا ہے "وَإِن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى".

ذات: ذو کا مؤنث ہے۔

من خلق: میں دو باتوں کا احتمال ہے:

۱- فاعل ہے۔ یعنی ألا یعلم الخالق؟ کیا خالق کو ہی علم نہیں ہوگا؟ اس مفہوم کی وہ آیتیں بھی ہیں جن میں رب کی صفت خلق اور صفت علم کو ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے مثلا سورہ حجر کی آیت نمبر ۸۶ "إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ". اور سورہ یس کی آیت نمبر ۸۱ "وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ".

۲- مفعول بہ ہے۔ یعنی ألا يعلم مخلوقه؟ کیا وہ مخلوق کو ہی نہ جانے گا؟ اس مفہوم کی بھی متعدّد آیتیں ہیں مثلا سورہ یس کی آیت نمبر ۷۹ "وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ".

فوائد:

۱- رب کے لیے علیم نام کا ثبوت۔

۲- رب کے لیے صفت علم کا ثبوت۔

۳- رب کا علم ہر چیز کو وسیع ہے۔ وہ ماضی، حال، مستقبل سب کو جانتا ہے۔ اس کو کلیات، جزئیات، ممکنات، مستحیلات، موجودات اور معدومات ہر چیز کا علم ہے۔ وہ خفیہ، علانیہ، ظاہر، باطن، سر و نجوی ہر چیز سے باخبر ہے۔

۴- علم صفات ذاتیہ میں سے ہے، رب ازل سے ابد تک صفت علم سے متّصف ہے۔

۵- علم ان اولین صفات میں سے ہے جس کو مخلوق نے خالق کے لیے ثابت کیا۔ (بقرہ ۳۲)

۶- رب کے علم سے پہلے جہل نہیں ہے۔

۷- رب جہل و نسیان سے مبرا ہے۔ (مریم ۶۴ و طہ ۵۲)

۸- رب کو متعدّد آیتوں میں "عليم بذات الصدور" کہا گیا ہے، جن میں یہ سب سے آخری آیت ہے۔

۹- رب ہی خالق ہے۔

۱۰- اس نے ہر چیز کو علم و حکمت کے ساتھ پیدا، لہذا اس کی مخلوقات میں کوئی چیز عبث نہیں ہے۔

۱۱- خالق ہی لائق عبادت ہے، جو خالق نہیں وہ معبود نہیں۔

۱۲- عبادت صرف خالق کی جائے گی، نہ کہ مخلوق کی۔ اس نکتہ کو قرآن حکیم نے متعدّد مقامات پر بیان کیا ہے۔ مثلا "يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ". [البقرۃ ۲۱]

"وَمَا لِىَ لَآ أَعْبُدُ ٱلَّذِى فَطَرَنِى". [یس ۲۲]

"لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوا لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ". [فصلت ۳۷]

۱۳- رب بندوں کی حرکات وسکنات، ان کی ضروریات اور ہر قول و فعل سے باخبر ہے۔

۱۴- رب کے لیے لطیف اور خبیر نام کا ثبوت۔

۱۵- توحید کی تینوں قسموں (ربوبیت، الوہیت اور اسماء وصفات) کا تذکرہ۔

سوالات

۱- آیت میں دو فعل امر کی تعیین کریں؟

۲- آیت میں مفعول بہ کی تعیین کریں؟

۳- آیت میں ایک حرف جار کی دو مرتبہ تکرار ہے، اس کی تعیین کریں؟

۴- آیت میں ضمیر مرفوع منفصل کی تعیین کریں؟

۵- آیت میں ضمیر منصوب متّصل کی تعیین کریں؟

۶- آیت میں دو ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

۷- آیت میں مبتدا و خبر کی تعیین کریں؟

۸- اِنَّ کی خبر اور اس کی نوعیت کی تعیین کریں؟

۹- آیت میں تین صیغہ مبالغہ کی تعیین کریں؟

۱۰- آیت میں "صدر" کے جمع کی تعیین کریں؟

۱۱- "من خلق" کی اعرابی حیثیت کی توضیح کریں؟

۱۲- سورہ رعد کی آیت نمبر ۱۰ لکھیں جس میں "اسروا" اور "اجھروا" کا ماضِی ایک ہی آیت میں مستعمل ہے؟

۱۳- سورہ طہ آیت نمبر ۲۵ اور سورہ انشراح کی پہلی آیت لکھیں جس میں "صدر" مفرد استعمال ہوا ہے۔

۱۴- کیا رب کو خفیہ چیزوں کا بھی علم ہے؟

۱۵- کیا اللہ کے علاوہ بھی کوئی "علیم بذات الصدور" اور "عالم الغیب" ہے؟

۱۶- کیا غیر خالق بھی معبود ہو سکتا ہے؟

* * * * *

﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولاً فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾ [الملک ۱۵]

مناسبت: گذشتہ آیت میں رب کے صفت علم اور اس کے لطیف و خبیر ہونے کا تذکرہ تھا۔ اس آیت میں یہ بتایا جارہا ہے کہ جس اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اس نے زمین پر تم کو بسایا، اسی پر تمھارے خورد و نوش کا انتظام کیا، دیکھو تم رب کی نعمتیں پاکر رب کی شکر گزاری کرنا، اسی کی عبادت کرنا، اس کی ناشکری نہ کرنا، اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا، کیونکہ اللہ تمھارے ہر اعمال سے باخبر ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

الفاظ و معانی:

جعل: یہاں پر متعدّی بدو مفعول ہے۔ پہلا مفعول "الأرض" ہے، دوسرا مفعول "ذلولا" ہے۔ اور کبھی یہ متعدّی بہ ایک مفعول بھی ہوتا ہے جیسے "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ". [الأنعام ۱]. جعل جب متعدّی بہ ایک مفعول ہو تو "خلق" کے معنی میں ہوتا ہے، اور جب متعدّی بدو مفعول ہو تو "صیر" کے معنی میں ہوتا ہے۔ (تفصیل کے لیے ابن ابي العز حنفی کی شرح الطحاویہ ص ۱۷۴ دیکھیں)۔

ذلولا: سهلا لينا مطيعا. مطیع و فرمانبردار۔ اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں۔ جیساکہ "إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ" [البقرۃ: ۷۱] والی آیت میں بھی ہے۔ اس کی جمع "ذُلُل" ہے، جو سورہ نحل آیت نمبر ۶۹ میں استعمال ہوئی ہے "فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلاً".

مناكبها: اطرافها وجوانبها ونواحيها، أي مناكب الأرض. ابن جوزی نے اپنی تفسیر (زاد المسیر في علم التفسیر) میں اس کے تین معانی ذکر کیے ہیں:

۱-طرقاتها. ۲-جبالها. ۳-جوانبها.

من رزقه: من رزق الله جیسا کہ سورہ بقرہ آیت نمبر ۶۰ میں ہے "كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ".

إليه النشور: "إليه" خبر مقدم ہے، جس سے حصر کا فائدہ حاصل ہورہا ہے، "النشور" مبتدا مؤخر ہے۔

فوائد:

۱-زمین مخلوق ہے۔

۲-زمین سات ہیں۔ (طلاق ۱۲)

۳-زمین (أرض) قرآن میں مفرد استعمال ہوا ہے۔

۴-رب کے فضل وکرم اور اس کے انعام واحسان کا بیان۔

۵-زمین بھی اللہ کی بیشمار نعمتوں میں سے ایک ہے۔ اللہ نے زمین کو ہموار، نرم اور انسان کے مطیع وفرمانبردار بنایا۔ اس طرح انسان بآسانی زمین پر چلتا پھرتا ہے اور اپنے خورد ونوش کا انتظام کرتا ہے۔

۶-زمین کی متعدّد صفات قرآن میں بیان کی گئی ہیں:

فراشا. (بقرۃ ۲۲)

مهدا. (طہ ۵۳ وزخرف ۱۰)

قرارا. (نمل ۶۱ و مومن ۶۴)

ذلولا. (ملک ۱۵)

بساطا. (نوح ۱۹)

کفاتا. (مرسلات ۲۵)

مهادا. (نبا ۶)

۷- زمین انسان کی تخلیق کا اصل مادہ ہے۔ وفات کے بعد انسان کو زمین میں دفن کیا جائے گا اور قیامت کے دن اسی زمین سے نکالا جائے گا۔ درج ذیل دو آیتوں میں غور کریں:

"مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ". [طہ ۵۵]

"وَاللَّهُ أَنْبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتاً ○ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجاً ○". [نوح ۱۷-۱۸]

۸- زمین میں چلنا پھرنا اور سفر کرنا تاکہ انسان رب کی مخلوقات کا مشاہدہ کرے، اس میں غور و فکر کرے اور اپنے خالق کو پہچانے۔

۹- زمین میں سفر کرنا، روزی روٹی تلاش کرنا اور خورد و نوش کا انتظام کرنا۔ (جمعہ ۱۰)

۱۰- زمین میں کھیتی باڑی اور کاشت کاری کرنا تاکہ انسانوں اور جانوروں کے خورد و نوش کا انتظام ہو سکے۔

۱۱- اسباب و وسائل اختیار کرنا۔

۱۲- اسباب و وسائل اختیار کرنا تقوی کے منافی نہیں ہے۔

۱۳- خورد و نوش کی چیزوں کو استعمال کرنا۔

۱۴- اللہ کا دیا ہوا حلال اور طیب (پاکیزہ) رزق کھانا۔ (بقرۃ ۱۶۸ و ۱۷۲ و نحل ۱۱۴)

۱۵- رب کی ربوبیت کا بیان۔

۱۶- اللہ ہی رزاق ہے اور وہی روزی رساں ہے۔ (ذاریات ۵۸ و عنکبوت ۶۰)

۱۷- رب کی نعمتوں کا حق ہے کہ ہم اس کا شکریہ ادا کریں، ناشکری نہ کریں۔ (بقرۃ ۱۵۲)

۱۸- خورد و نوش کے بعد رب کا شکریہ ادا کرنا۔ (بقرۃ ۱۷۲ و نحل ۱۱۴ و حج ۳۶ و سبا ۱۵)

۱۹- اسی لیے کھانے کے بعد کی دعاؤں کی ابتداء "الحمد" سے ہوتی ہے۔ مثلا:

الف- "الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا". (بخاری ۵۴۵۸ و ابن ماجہ ۳۲۸۴)

ب- "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ". (ترمذی ۳۴۵۸)

ج- "إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا". (مسلم ۲۷۳۴)

۲۰- جس رب نے ہمیں عظیم ترین نعمتوں سے نوازا وہی لائق عبادت ہے۔ (بقرہ ۲۲ و نمل ۶۱)

۲۱- جس رب نے خورد و نوش کا انتظام کیا وہی لائق عبادت ہے۔ (شعراء ۷۹ و قریش ۳-۴)

۲۲- انسان کے آغاز (پیدائش) و انجام (رب کی جانب لوٹنا) کا تذکرہ۔

۲۳- انسان دنیا میں مسافر ہے، اس کو لوٹ کر اللہ ہی کے پاس جانا ہے۔ (زخرف ۱۳-۱۴. وبخاری ۶۴۱۶)

۲۴- دنیا فانی ہے اور آخرت دار القرار ہے۔

۲۵- آخرت پر ایمان لانا اور اس کی تیاری کرنا۔

سوالات

۱- آیت میں ضمیر مرفوع منفصل کی تعیین کریں؟

۲- آیت میں اسم موصول کی تعیین کریں؟

۳- آیت میں اس فعل کی تعیین کریں جو متعدّی بدو مفعول ہے؟

۴- آیت میں دو فعل امر کی تعیین کریں؟

۵- آیت میں چار حروف جار کی تعیین کریں؟

۶- آیت میں چار ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

۷- آیت میں مبتدا اور خبر کی تعیین کریں؟

۸- آیت میں "تقديم ما حقه التأخير يفيد الحصر" کا قاعدہ کہاں فٹ ہو رہا ہے؟

۹- آیت میں مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی تعیین کریں؟

۱۰- زمین کتنی ہے؟

۱۱- قرآن کی بیان کردہ زمین کی پانچ صفات ذکر کریں؟

۱۲- ہمیں روزی کون دیتا ہے؟

۱۳- ہمیں کس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے؟

۱۴- ہمیں کس کی عبادت کرنی چاہیے؟

۱۵- آخرت پر ایمان کی جانب اشارہ آیت میں کہاں ہے؟

۱۶- کھانے کے بعد کی دعاء تحریر کریں؟

* * * * *

﴿ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَآءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ○ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَآءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِباً فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ○ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ﴾[الملک ۱۶-۱۸]

مناسبت:

زمین اور زمین والوں کے تذکرہ کے بعد اب آسمان اور آسمان والے (اللہ) کے جلال اور اس کے عذاب کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔ نیز دونوں آیتوں (آیت نمبر ۱۶ و ۱۷) کی شروعات ایک جیسی ہے۔ اور آیت نمبر ۱۷ و ۱۸ کا خاتمہ ایک جیسا ہے۔

الفاظ و معانی:

"من في السماء" کی علماء نے دو توجیہ کی ہے:

۱- "في" علی، کے معنی میں ہے، یعنی "على السماء". جیسا کہ متعدّد آیتوں میں "في" "على" کے معنی استعمال ہوا ہے۔ "وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ" [طہ:۷۱]

أي على جذوع النخل.

۲- "السماء" "العلو (بلندی) کے معنی میں ہے، یعنی "في العلو"۔

فائدہ: "في السماء" میں رب کے علو، اس کے شدۃ بطش اور اخذ شدید کی جانب بھی اشارہ ہے۔

يخسف بكم الأرض: تم کو زمین میں دھنسادے جس طرح قارون کو دھنسایا، جس کا صراحتاً تذکرہ سورہ قصص آیت نمبر ۸۱ میں ہے "فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ". اور اشارتاً تذکرہ سورہ عنکبوت آیت نمبر ۴۰ میں ہے "وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الأَرْضَ".

تمور: تدور و تضطرب و تتحرک. گھومنا، حرکت کرنا، ہلنا۔

حاصبا: ريحا شديدة تحمل الحصباء۔ تیز و تند ہوا جو پتھر برسا رہی ہو جیسا کہ قوم عاد، قوم لوط اور اصحاب الفیل پر عذاب آیا۔ جس کا تفصیلی تذکرہ متعدّد آیات میں اور اجمالی تذکرہ سورہ عنکبوت آیت نمبر ۴۰ میں ہے "فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِباً".

اس طرح اس آیت میں قریش کو سب سے قریب العہد عذاب (اصحاب فیل کو ابابیل کے پتھر سے ہلاک کرنا) سے ڈرایا جا رہا ہے۔

فائدہ: سورہ ملک کی ان دو آیتوں میں جس عذاب کا تذکرہ کیا جا رہا ہے سورہ اسراء (بنی اسرائیل) میں اس عذاب کا تذکرہ ایک ہی آیت میں کیا گیا ہے "أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِباً ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا".

[الإسراء ٦٨]

نذير: أي نذيري وانذاري، اصل میں "نذيري" تھا، تخفیف کی خاطر اور فواصل الآیات کی رعایت کرتے ہوئے "یا" حذف کر دی گئی جس پر راء کا کسرہ (زیر) دلالت کر رہا ہے۔ اس طرح یہاں پر غائب سے متکلّم کی جانب التفات ہے۔

ولقد: أي والله لقد. یہاں پر کلام میں تین تاکید ہے:

۱- قسم محذوف (واللہ)   ۲- لام.   ۳- قد.

كذب الذين من قبلهم: اس سے پہلے کے لوگوں نے جھٹلایا۔ مثلا قوم نوح، عاد، ثمود، قوم ابراہیم، قوم لوط، قوم شعیب (اصحاب الایکہ/اصحاب مدین) اصحاب الرس، قوم تبع اور فرعون۔ (حج ۴۲-۴۴ و شعراء ۱۰۵ و ۱۲۳ و ۱۴۱ و ۱۶۰ و ۱۷۶ و ص ۱۲-۱۳ ق ۱۲-۱۴ و قمر ۹ و ۱۸ و ۲۳ و ۳۳)

نكير: أي نكيري وانكاري، اصل میں "نكيري" تھا. "نذير" کی طرح یہاں بھی تخفیف کی خاطر اور فواصل الآیات کی رعایت کرتے ہوئے "یا" حذف کردی گئی جس پر راء کا کسرہ (زیر) دلالت کررہا ہے۔ اس طرح یہاں پر بھی غائب سے متکلّم کی جانب التفات ہے۔

فوائد:

۱-رب کے لیے علو کا ثبوت۔

۲-علو باری تعالی کی ہزاروں دلیلیں ہیں۔

۳- اللہ اپنی ذات کے اعتبار سے عرش پر مستوی ہے مگر اپنے علم کے اعتبار سے ہر جگہ ہے۔

۴-علو باری تعالی پر علماء نے متعدّد کتابیں لکھی ہیں مثلا:

- العرش لابن أبي شيبة.
- إثبات صفة العلو لابن قدامةالمقدسي.
- الرسالة العرشية لشيخ الإسلام ابن تيمية.
- شرح حديث النزول لشيخ الإسلام ابن تيمية.
- الاستواء على العرش لشمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عبد الهادي الحنبلي.
- العرش للذهبي.
- العلو للعلي الغفار للذهبي.
- مختصر العلو للألباني.

- اجتماع الجيوش الإسلامية على غزو المعطلة الجهمية لابن القيم.
- إثبات علو الله ومباينته لخلقه، والرد على من زعم أن معية الله للخلق ذاتية للشيخ حمود التويجري.
- علو الله على خلقه للدكتور موسى بن سليمان الدويش.
- إثبات علو الله على خلقه والرد على المخالفين لأسامة القصاص.
- الرحمن على العرش استوى بين التنزيه والتشويه للدكتور عوض منصور.
- الرحمن على العرش للشيخ عبد الله السبت.
- الكلمات الحسان في بيان علو الرحمن لعبد الهادي بن حسن وهبي.

۵-رب کے عذاب اور اس کے غضب کا تذکرہ۔

۶-بڑے ہی لطیف اسلوب میں آپ ﷺ کو صبر کی تلقین۔

۷-انبیاء ورسل پر ایمان لانا، ان کی اتباع کرنا، ان کی تکذیب نہ کرنا۔

۸- تکذیب کرنے والوں کا برا انجام۔

۹- تکذیب کرنے والوں کو بڑی دھمکی۔

۱۰-آخرت کے عذاب سے پہلے دنیوی اور برزخی عذاب کا تذکرہ۔

۱۱-گذشتہ قوموں کے واقعات سے عبرت پکڑنا۔

۱۲- رب "غفور رحيم" بھی ہے اور "ذو عقاب اليم" بھی ہے، وہ "قابل التوب" بھی ہے اور "شديد العقاب" بھی ہے۔

۱۳-رب کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔

۱۴-رب کی قدرت کاملہ کا بیان۔

۱۵-رب کے لطف وکرم کا بیان وہ عذاب دینے پر قادر ہے مگر وہ درگذر کرتا ہے۔

۱۶- اگر رب لوگوں کی خطاؤں پر فوری مواخذہ کرنے لگے تو روئے زمین پر کوئی باقی نہ بچے۔(نحل ۶۱ وفاطر ۴۵)

۱۷-رب کے عذاب اور اس کی پکڑ سے مامون نہ ہونا، بلکہ ڈرتے رہنا۔

۱۸- زمین وآسمان رب کی مٹھی اور اس کے قبضہ وقدرت میں ہیں، وہ چاہے تو آسمان سے عذاب بھیج دے یا زمین میں دھنسا دے۔

۱۹-رب سے عفو وعافیت کا سوال کرنا۔ "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي". (ابن ماجۃ ۳۸۷۱)

۲۰-رب کی ناراضگی اور اس کے عذاب سے پناہ مانگنا۔ "اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ". (مسلم ۴۸۶)

سوالات

۱-آیتوں میں ایک فعل کی دو مرتبہ تکرار ہے، اس کو ذکر کریں؟

۲-آیتوں میں ایک تعبیر کی دو مرتبہ تکرار ہے، اس کو ذکر کریں؟

۳-آیتوں سے دو فعل مضارع منصوب ذکر کریں؟

۴-نواصب فعل مضارع کتنے ہیں، ان میں سے تین کی مثال قرآن سے ذکر کریں؟

۵-یخسف کا ماضی کیا ہے، قرآنی مثال ذکر کریں؟

٦- آیت نمبر ١٦ میں کلمہ اور اس کے ضد کی تعیین کریں؟

٧- یرسل کے ماضی کی سورت الفیل سے مثال ذکر کریں؟

٨- فعل مضارع مرفوع کی تعیین کریں؟

٩- افعال خمسہ کی تعیین کریں نیز اس کا اعراب بھی ذکر کریں؟

١٠- سورت بقرہ آیت نمبر ٢٤ سے افعال خمسہ منصوب اور مجزوم کی مثال ذکر کریں؟

١١- آیتوں میں ایک ادات استفہام مکرر ہے، اس کو ذکر کریں؟

١٢- "صدق" کی ضد کی تعیین کریں؟

١٣- اسم موصول (فاعل) کی تعیین کریں؟

١٤- اسم موصول (مفعول بہ) کی تعیین کریں؟

١٥- چار حروف جار کی تعیین کریں؟

١٦- دو مفعول بہ (منصوب لفظا) کی تعیین کریں؟

١٧- اللہ کہاں ہے؟

١٨- کیا اللہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے؟

١٩- امام ذہبی اور امام ابن قیم نے "اللہ کے علو" کے موضوع پر کون سی کتاب لکھی ہے؟

٢٠- سورہ عنکبوت آیت نمبر ٤٠ میں گذشتہ قوموں کے عذاب کو مختصر انداز میں ذکر کیا گیا ہے، اس آیت کو لکھیں؟

* * * * *

﴿أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَٰفَّٰتٍ وَيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ﴾ [الملک ١٩]

مناسبت: آیت نمبر ۱۷ میں "حاصبا" کا تذکرہ تھا جس میں اصحاب فیل کو ابابیل کے پتھروں سے ہلاک کرنا بھی شامل ہے۔ اس آیت میں یہ بتایا جارہا ہے کہ ان پرندوں کو عذاب کے لیے بھیجنے والا، ان کو فضاء میں روکنے والا، ان کو گرنے سے روکنے والا اللہ ہی ہے جو رحمان ہے۔ نیز گذشتہ آیتوں میں زمین اور آسمان کے تذکرہ کے بعد اس آیت میں زمین و آسمان کے درمیان کی چیز یعنی فضاء اور اس میں اڑتے ہوئے پرندوں کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

الفاظ و معانی:

لم يروا: لم ينظروا. انہوں نے غور نہیں کیا، انہوں نے نہیں دیکھا۔ یہ افعال خمسہ میں سے ہے، حالت جزم میں ہونے کی وجہ سے نون اعرابی ساقط ہوگیا ہے۔ اس کا ماضی "رَأى" ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں سورہ انعام آیت نمبر ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ میں استعمال ہوا ہے "رأى كوكبا" "رأى القمر" "رأى الشمس".

الطير: طائر کی جمع ہے، جس طرح "رکب" راکب کی جمع ہے اور "صحب" صاحب کی جمع ہے۔ طیر کا واحد "طائر" سورہ انعام آیت نمبر ۳۸ میں استعمال ہوا ہے "ولا طائر يطير بجناحيه".

"طیر" کے جمع ہونے کی آیت میں درج ذیل تین دلیلیں ہیں:

۱- صافات، جمع ہے، جو کہ طیر ذوالحال سے حال واقع ہے۔

۲- يقبضن، جمع ہے، جو کہ طیر ذوالحال سے حال واقع ہے۔ اور یہ معلوم ہے کہ ذوالحال اور حال میں واحد اور جمع میں مطابقت ہوتی ہے۔

۳- ما یمسکھن، میں ھن، جمع کی ضمیر ہے جو کہ طیر کی جانب لوٹ رہی ہے۔

صافات: باسطات اجنحتھن. اپنے پروں کو پھیلائے ہوئے۔ حال واقع ہے۔

یقبضن: پروں کو سمیٹے ہوئے۔ حال واقع ہے۔ اس کا ماضی سورہ فرقان آیت نمبر ۴۶ میں استعمال ہوا ہے "ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضاً يَسِيراً".

مایمسکھن: ان کو گرنے سے نہیں روکتا ہے۔ ما نافیہ ہے۔ **متعدّد آیتوں میں ما نافیہ مضارع پر داخل ہوا ہے۔ درج ذیل آیتوں میں غور کریں:**

۱- "وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ". [البقرۃ ۹]

۲- "أُولَٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ". [البقرۃ ۱۷۴]

۳- "وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُولُوا الْأَلْبَابِ". [البقرۃ ۲۶۹]

۴- "وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا اللَّهُ". [آل عمران ۷]

۵- "وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَٰنُ إِلَّا غُرُورًا" [النساء ۱۲۰]

۶- "مَا يَكُونُ لِيٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ". [المائدۃ ۱۱۶]

۷- "وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِن قُرْءَانٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ". [یونس ۶۱]

۸- "وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ". [یوسف ۱۰۶]

۹- "مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ". [الکھف ۲۲]

۱۰- "وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ". [فاطر ۱۹]

۱۱- "وَمَا يَسْتَوِى الْأَحْيَآءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ". [فاطر۲۲]

۱۲- "وَمَآ أَدْرِى مَا يُفْعَلُ بِى وَلَا بِكُمْ". [الأحقاف۹]

۱۳- "مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَىَّ". [ق۲۹]

۱۴- "وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰٓ". [النجم۳]

۱۵- "وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ". [المدثر۳۱]

۱۶- "وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَٰلَمِينَ". [التکویر۲۹]

۱۷ "وَمَا يُغْنِى عَنْهُ مَالُهُۥٓ إِذَا تَرَدَّىٰٓ" [اللیل۱۱]

يمسك: مضارع ہے، اس کا ماضی امسک ہے، جو سورہ ملک آیت نمبر ۲۱ میں استعمال ہوا ہے "إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُۥ".

فوائد:

۱- استفہام کے بعد جب نفی آئے تو آنے والے جملے کی مزید تاکید مقصود ہوتی ہے جیسے "ألم نشرح لك صدرك" أي قد شرحنا صدرک. اور "ألم تر كيف فعل ربك". أي قد رأيت كيف فعل ربك.

۲- اسم پر فعل کا عطف کرنا۔ (صافات ويقبضن)

۳- پرندوں کو دیکھنے سے پرندوں کی خلقت میں غور وفکر کرنا مراد ہے، جس کے نتیجے میں اس کے خالق تک پہنچنا، اس کی عبادت کرنا، اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا اصل مقصود ہے۔ جیسا کہ سورہ غاشیہ آیت نمبر ۱۷-۲۰ میں متعدّد مخلوقات میں غور وفکر کی جانب توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔

۴- پرندے بکثرت پر پھیلائے ہوتے ہیں اس لیے "صافات" (اسم) استعمال کیا جو کہ استمرار، دوام اور کثرت پر دلالت کرتا ہے، اور کبھی پر سمیٹ لیتے ہیں اس لیے "یقبضن" (فعل) استعمال کیا جو کہ حدوث و تجدد اور قلت پر دلالت کرتا ہے۔

۵- رب کی قدرت کاملہ کا بیان کہ وہ پرندوں کو گرنے سے روک رکھتا ہے۔

٦- رب کی قدرت کاملہ کا بیان جو آسمانوں کو بغیر ستون کے بنایا اور ان کو گرنے سے روکے رکھا ہے وہی رب پرندوں کو بھی فضاء سے گرنے سے روک رکھتا ہے۔ (رعد ۲ و لقمان ۱۰ و حج ٦۵ و فاطر ۴۱)

۷- پرندوں کو اللہ نے پر بنایا ہے جس کے ذریعہ وہ آسانی سے اڑتے اور اپنی منزل مقصود تک پہنچتے ہیں۔

۸- رب کی قدرت کاملہ کا بیان، اس نے ہر جانور کو ان کی ضرورت کے مطابق اعضاء بنائے۔ ان کو ان کے فوائد و مصالح کی چیزوں کی جانب رہنمائی کی۔ (تفصیل کے لیے ابن قیم کی شفاء العلیل کا چودھواں باب پڑھیں)

۹- کفار رب کے "رحمان" نام کے کے انکاری تھے تو رب نے اس سورت میں چار مرتبہ (آیت نمبر ۳ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۹) اس نام کا تذکرہ کیا۔

۱۰- رب کے لیے رحمان نام کا ثبوت۔

۱۱- رب کے لیے صفت رحمت کا ثبوت۔

۱۲- رب کے رحمان نام اور اس کی صفت رحمت کا تقاضا ہے کہ وہ بندوں پر رحم کرتا ہے۔

۱۳- رحمان نام کی شمولیت و وسعت، اس کا رحم پرندوں کو بھی شامل ہے۔

۱۴- رب کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔

۱۵- مستثنیٰ مفرغ کی مثال۔

۱۶- رب کی ذات عرش پر مستوی ہے، مگر وہ ہر چیز سے باخبر ہے، وہ فضاء میں اڑتے پرندوں کی حرکات و سکنات اور ان کی ضروریات سے آگاہ ہے۔

۱۷- توحید ربوبیت اور توحید اسماء و صفات کا تذکرہ۔

۱۸- اس آیت کے مثل یہ آیت بھی ہے "أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ".[النحل ۷۹]

۱۹- پرندوں سے متعلق کچھ اہم معلومات:

الف- پرندے بھی اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔(نور ۴۱)

ب- پرندے بھی توحید کی اہمیت اور شرک کی خطرناکی کو سمجھتے ہیں۔(نمل ۲۲-۲۶)

ج- رب پرندوں کو بھی رزق فراہم کرتا ہے۔(ابن ماجہ ۴۱۶۴)

د- پرندے بھی آپس میں گفتگو کرتے ہیں۔(نمل ۱۶)

ھ- پرندوں کو نامہ بری (خط پہنچانے) کے لیے گزشتہ زمانہ میں استعمال کیا جاتا تھا۔(نمل ۲۸)۔

و- پرندوں کو بھی قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔(انعام ۳۸)

سوالات

۱- دو حروف جار کی تعیین کریں؟

۲- طیر واحد ہے یا جمع؟

۳- ظرف مکان کی تعیین کریں؟

۴- آیت میں حال کی نشاندہی کریں؟

۵- حال کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

۶- کلمہ اور اس کی ضد کی تعیین کریں؟

۷- مستثنیٰ مفرغ کی تعیین کریں؟

۸- ما نافیہ مضارع پر بھی داخل ہوتا ہے، اس کی تین قرآنی مثالیں ذکر کریں؟

۹- دو اسم مرفوع، دو اسم مجرور اور تین اسم منصوب کی نشاندہی کریں؟

۱۰- مضارع مرفوع، مضارع مبنی اور افعال خمسہ کی تعیین کریں؟

۱۱- رب کی قدرت کاملہ کے کیا مظاہر اس آیت میں بیان کیے گئے ہیں؟

۱۲- سورہ ملک میں "رحمان" کتنی مرتبہ آیا ہے؟

۱۳- سورہ نحل کی وہ آیت لکھیں جس میں بتایا گیا ہے کہ پرندے فضاء میں اڑتے ہیں؟

۱۴- کیا پرندے بھی توحید کی اہمیت کو سمجھتے ہیں؟

۱۵- کیا پرندے بھی رب کی تسبیح بیان کرتے ہیں؟

۱۶- فضاء پر کس کی حکمرانی ہے؟

*****

﴿أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ﴾[الملک ۲۰]

مناسبت: گذشتہ آیت میں بتایا گیا تھا کہ فضاء میں اڑنے والے پرندوں کو گرنے سے رحمان کے علاوہ کوئی نہیں روکتا ہے اس آیت میں یہ بتایا جارہا ہے کہ رحمان کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

الفاظ و معانی:

أَمَّنْ: اصل میں "ام من" ہے۔ استفہام انکاری ہے۔ أي لا أحد ينصركم.

جند: لشکر۔ اس کی جمع "جنود" ہے جو متعدّد آیتوں میں مستعمل ہے۔ سورہ مدثر آیت نمبر ۳۱ میں ہے "وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ". جند، اسم جمع ہے، جو لفظا مفرد مگر معنی جمع ہے جیسے قوم، شعب، رھط، جیش اور امت وغیرہ۔ سورہ ملک کی اس آیت میں جند کے لفظ کی رعایت کرتے ہوئے اسے مفرد استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس کے معنی کی رعایت کرتے ہوئے قرآن میں جمع بھی استعمال کیا گیا ہے مثلا "وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ".[یس ۷۵]۔ "إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ".[دخان ۲۴]۔

اس باب میں علاء احمد لبدۃ کی کتاب "اسم الجمع في القرآن الكريم" لائق مطالعہ ہے.

ينصركم: تمھاری مدد کرے گا۔ مضارع ہے، اس کا ماضی "نصر" ہے. ماضی اور مضارع دونوں سورہ توبہ آیت نمبر ۴۰ میں استعمال ہوا ہے "إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ".

إن الكافرون إلا في غرور: میں "إن" نافیہ ہے۔

"إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ "آیت نمبر ۹ کی شرح میں اِن نافیہ کی متعدّد مثالیں گذر چکی ہیں۔ کافروں کے دھوکہ اور سرکشی کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ وہ قیامت کی تکذیب کرتے تھے جیسا کہ آیت نمبر ۲۵" ويقولون متى هذا الوعد إن كنتم صادقين" میں اس کی جانب اشارہ ہے۔

غرور: دھوکہ۔ شیطان نے کافروں کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے کہ ان پر عذاب نہیں آئے گا، ان کا حساب و کتاب نہیں ہو گا، ان کے معبودان ان کو نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

فوائد:

۱- رب کے علاوہ کوئی دوسرا مدد گار نہیں۔

۲- طاقت و قوت کے زور پر رب کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

۳- معبودان باطلہ کسی کام کے نہیں ہیں۔

۴- کفار رب کے "رحمان" نام کے کے انکاری تھے تو رب نے اس سورت میں چار مرتبہ (آیت نمبر ۳و۱۹و۲۰و۲۹) اس نام کا تذکرہ کیا۔

۵- رب کے لیے رحمان نام کا ثبوت۔

۶- رب کے لیے صفت رحمت کا ثبوت۔

۷- رب کے رحمان نام اور اس کی صفت رحمت کا تقاضا ہے کہ وہ مخلوقات پر رحم کرتا ہے۔

۸- رب کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔

۹- سامع کو سمجھانے اور مدعو کو قائل کرنے کے لیے سوال و جواب کا اسلوب اختیار کرنا۔

۱۰- حاضر سے غائب کی جانب التفات۔

۱۱- کفر اور کافروں کا خطرناک انجام۔

۱۲- کافر گمراہی اور دھوکہ میں ہیں۔

۱۳- مومن ہدایت پر ہیں۔

سوالات

۱- جند، واحد ہے یا جمع؟

۲- ینصر کے ماضی کی مثال میں سورہ آل عمران اور سورہ توبہ کی وہ آیت لکھیں جس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ نے بدر اور حنین میں تمھاری مدد کی؟

۳- آیت میں موصوف اور صفت کی تعیین کریں؟

۴- جملہ نکرہ کے بعد صفت واقع ہوتا ہے یا معرفہ کے بعد؟

۵- إِن نافیہ کی قرآن سے تین مثالیں ذکر کریں؟

۶- تین حرف جر کی تعیین کریں؟

۷- اسم اشارہ کی تعیین کریں؟

۸- اسم موصول کی تعیین کریں؟

۹- ضمیر مرفوع منفصل کی تعیین کریں؟

۱۰- ضمیر منصوب متّصل کی تعیین کریں؟

۱۱- ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

۱۲- جمع مذکر سالم کی تعیین کریں؟

۱۳- مجرور بحرف کی تعیین کریں؟

۱۴- مجرور بالاضافہ کی تعیین کریں؟

۱۵- عربی زبان میں مجرورات کتنے ہیں اور کون کون؟

۱۶- ادات استفہام کی تعیین کریں؟

۱۷- فعل مضارع کی تعیین کریں؟

۱۸- سورت ملک میں "رحمان" کتنی مرتبہ آیا ہے؟

۱۹- رب کی رحمت سے آپ کو کیا امید وابستہ ہے؟

۲۰- کیا اللہ کے عذاب کو کوئی روک سکتا ہے؟

۲۱- کیا معبودان باطلہ کچھ مدد کر سکتے ہیں یا اللہ کے عذاب کو وہ کو ٹال سکتے ہیں؟

۲۲- کافر کس طرح دھوکہ اور گمراہی میں پڑے ہیں؟

۲۳- ترمذی حدیث نمبر ۲۵۱۶ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث نقل کریں جس میں یہ سکھایا گیا ہے کہ پوری امت مل کر آپ کو صرف اتنا ہی فائدہ یا نقصان پہنچا سکتی ہے جتنا آپ کی تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے۔ حدیث یاد بھی کریں؟

*****

﴿أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ﴾
[الملک ۲۱]

مناسبت: آیت نمبر ۲۰ اور ۲۱ کا اسلوب اور تعبیر تقریبا یکساں ہے۔ گذشتہ آیت میں بتایا گیا تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا تمھاری مدد کرنے والا اور بچانے والا نہیں ہے، اس آیت میں بتایا جارہا ہے کہ تم کو بچانے کے بعد اللہ کے علاوہ کوئی رزق دینے والا بھی نہیں ہے یعنی وہی رب تم کو آفات و مصائب سے بچاتا ہے اور وہی رب تمھارے خورد ونوش کا بھی انتظام کرتا ہے لہذا تم اسی اللہ کا شکریہ ادا کرو اور اسی کی عبادت کرو۔ یہاں تک سورہ ملک کی ہر آیت "راء" پر ختم ہورہی ہے۔

الفاظ و معانی:

أمن هذا الذي يرزقكم: اصل میں "ام من" ہے۔ استفہام انکاری ہے۔ أي لا أحد يرزقكم.

يرزق: رزق دینا۔ مضارع ہے، اس کا ماضی "رزق" ہے جو متعدّد آیتوں میں استعمال ہوا ہے۔ سورہ بقرہ آیت نمبر ۳ میں ہے "وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ". سورہ ملک کی اس آیت میں فعل اور اس کا مصدر دونوں استعمال ہوا ہے، اسی طرح سورہ عنکبوت آیت نمبر ۶۰ میں بھی فعل اور اس کا مصدر دونوں استعمال ہوا ہے "وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ".

أمسك: روکنا۔ ماضی ہے، اس کا مضارع آیت نمبر ۱۹ میں گذرا ہے۔ سورہ فاطر آیت نمبر ۴۱ میں ماضی اور مضارع دونوں استعمال ہوا ہے "إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَن تَزُولَا وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّن بَعْدِهِ".

رزقه: الرزق: ماينتفع به الناس، ويطلق على المطر، وعلى الطعام. (التحرير والتنوير لابن عاشور)

بل: حرف عطف ہے، "لكن" کے معنی میں، گذشتہ حکم سے انتقال اور اعراض کا فائدہ دیتا ہے۔

لجوا: استمروا وتمادوا واصروا. اڑے رہے، پڑے رہے، جمے رہے۔

عتو: معاندۃ وطغیان و تکبر و تمرد. تکبر، عناد، سرکشی۔

نفور: اعراض وتباعد عن الحق لايسمعونه ولايتبعونه. حق کی اتباع نہ کرنا بلکہ اس سے اعراض کرنا اور دوری بنائے رکھنا۔

فوائد:

۱- افہام و تفہیم کے لیے سوال و جواب کا اسلوب اختیار کرنا۔

۲- اللہ ہی رزاق ہے۔ (ذاریات ۵۸)

۳- اللہ ہی روزی رساں ہے، وہی خورد و نوش کا انتظام کرتا ہے۔ (سبا ۲۴)

۴- بعض علماء نے رزق سے بارش مراد لیا ہے کیونکہ بارش کی وجہ سے ہی خورد و نوش کا انتظام ہوتا ہے اسی لیے سورہ نازعات اور سورہ عبس میں بارش اور پانی کے تذکرہ کے بعد "مَّتَٰعٗا لَّكُمۡ وَلِأَنۡعَٰمِكُمۡ". کہا گیا ہے۔

۵- اللہ اپنے علم و حکمت اور مشیت کے مطابق کسی کا رزق کشادہ کرتا اور کسی کا تنگ کرتا ہے۔ (رعد ۲۶ و شوری ۱۲)

۶- اللہ کے علیم اور حکیم نام کی اہمیت و فضیلت۔

۷- اللہ کا ہر فیصلہ عدل اور فضل کے درمیان ہوتا ہے۔

۸- اللہ جانورں اور چوپایوں کو بھی ان کا رزق فراہم کرتا ہے۔ (ھود ۶ و عنکبوت ۶۰)

۹- اللہ پرندوں کو بھی رزق فراہم کرتا ہے۔(ابن ماجہ ۴۱۶۴)
۱۰- جو خالق ہے وہی رازق ہے۔(روم ۴۰ و فاطر ۳)
۱۱- خالق اور رازق ہی حقیقی معبود ہے۔(نمل ۶۴)
۱۲- ہم اللہ ہی سے رزق مانگیں، اسی کا شکریہ ادا کریں، اسی کی عبادت کریں۔(عنکبوت ۱۷)
۱۳- رزق ان چار اہم چیزوں میں سے ہے جو بندہ کے لیے اسی وقت لکھ دی جاتی ہیں جب وہ چار ماہ کا ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔(بخاری ۳۲۰۸ و مسلم ۲۶۴۳)
۱۴- حاضر سے غائب کی جانب التفات۔
۱۵- معبودان باطلہ کی بے بسی کہ وہ رزق فراہم کرنے سے عاجز و قاصر ہیں۔(نحل ۷۳ وعنکبوت ۱۷)
۱۶- کافروں کی جہالت و نادانی کا بیان۔
۱۷- کافروں کے عناد و سرکشی کا بیان۔
۱۸- کافروں کا حق سے نفرت اور دوری کا بیان۔
۱۹- کافروں کی بے توفیقی کا بیان۔
۲۰- نقل و عقل کے ذریعہ رب کا تعارف کرانا۔

سوالات

۱- اسم اشارہ کی تعیین کریں؟
۲- اسم موصول کی تعیین کریں؟
۳- ضمیر منصوب متّصل کی تعیین کریں؟
۴- ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟
۵- فعل اور اس کے مصدر کی تعیین کریں؟
۶- دو فعل ماضی کی تعیین کریں؟

۷-فعل مضارع کی تعیین کریں؟

۸- مفعول بہ منصوب لفظاً کی تعیین کریں؟

۹- مفعول بہ منصوب محلاً کی تعیین کریں؟

۱۰- حرف جر کی تعیین کریں؟

۱۱-مجرور بالحرف اور مجرور بالاضافہ کی تعیین کریں؟

۱۲-ادات شرط کی تعیین کریں؟

۱۳-دو حرف عطف کی تعیین کریں؟

۱۴-ہمیں رزق کون دیتا ہے؟

۱۵-رب کے رزاق نام سے آپ کو کیا امید وابستہ ہے؟

۱۶-جانوروں، چوپایوں اور پرندوں کو کون رزق فراہم کرتا ہے؟

۱۷-رب کا رزق پانے کے بعد ہمارا کیا موقف ہونا چاہیے؟

۱۸-کیا معبودان باطلہ بھی رزق دیتے ہیں؟

۱۹-کیا رزق کے لیے غیر اللہ کے در پر جایا جاسکتا ہے؟

۲۰-کیا کفار رب کی شکر گزاری کرتے ہیں؟

۲۱- جو رب کا انکاری ہو آپ اس کو کس طرح رب کے بارے میں سمجھائیں گے؟

۲۲-جو توحید ربوبیت کو مانتا ہو آپ اس کو توحید الوہیت کس طرح سمجھائیں گے؟

۲۳-بخاری (حدیث نمبر ۳۲۰۸) سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث نقل کریں جس میں تخلیق انسانی کے مراحل، نفخ روح کے وقت کی تعیین اور رزق وغیرہ لکھنے کا تذکرہ ہے؟

۲۴-بارش طلب کرنے کی کوئی دعاء لکھیں؟

* * * * *

﴿أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِۦٓ أَهْدَىٰٓ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾[الملک ۲۲]

مناسبت: گذشتہ آیت میں بتایا گیا تھا کہ کفار عناد و سرکشی میں پڑے ہوئے ہیں، اس آیت میں یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ کفار جو عناد و سرکشی میں پڑے ہوئے ہیں، جو چہرہ کے بل چلتے ہیں، دائیں، بائیں نہیں دیکھتے وہ زیادہ ہدایت پر ہیں یا وہ جو سیدھا صراط مستقیم پر چلتے ہیں۔ جواب واضح ہے کہ وہی ہدایت یاب ہے جو سیدھی راہ پر چل رہا ہے۔ قرآن میں اس طرح کی متعدّد آیتیں ہیں جہاں جواب ذکر نہیں کیا گیا ہے کیونکہ وہ بہت ہی واضح ہے مثلا "أَأَرْبابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الواحِدُ القَهّارُ". [یوسف:۳۹]
"وإنّا أَوْ إيّاكم لَعَلى هُدًى أَوْ في ضَلالٍ مُبِينٍ". [سبا۲۴]

الفاظ و معانی:

يمشي: چلنا۔ فعل مضارع ہے۔ اس آیت میں یہ لفظ دو مرتبہ آیا ہے، اور سورہ نور آیت نمبر ۴۵ میں یہ لفظ تین مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ " وَ اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّن مَّآءٍ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِۦ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰٓ أَرْبَعٍ". اس کا ماضی "مشی" ہے جو سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۰ میں استعمال ہوا ہے "كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُم مَّشَوْا۟ فِيهِ".

مكبا على وجهه: لاينظر امامه ولايمينه ولاشماله. أي الأعمى الذي لايعرف الطري۔ جو چہرہ کے بل چلتا ہے، نہ ہی اپنے سامنے دیکھتا ہے، نہ ہی دائیں بائیں۔

وجهه: اس کی جمع "وجوه" ہے جو سورہ ملک کی آیت نمبر ۲۷ میں مستعمل ہے۔ "فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا". نیز سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۴۴ میں وجه اور اس کی جمع "وجوه" دونوں استعمال کی گئی ہے۔ "فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ".

اهدى: اسم تفضیل ہے۔

سويا: معتدلا، ناظرا الطريق، امامه ويمينه وشماله، سیدھی راہ چلنے والا، راہ حق اپنانے والا۔

فوائد:

۱- اس آیت میں دنیا میں کافر اور اس کی گمراہی کی مثال اور مومن اور اس کی ہدایت کی مثال بیان کی گئی ہے۔

۲- آیت کا دوسرا مفہوم یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کافر قیامت کے دن چہرہ کے بل چلایا جائے گا جیساکہ متعدّد آیتوں میں اس کا تذکرہ ہے۔ درج ذیل آیتوں کو بغور پڑھیں:

"وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا". [الإسراء ۹۷]

"الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا". [الفرقان ۳۴]

﴿الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُولَئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا﴾ [القمر ۴۸]

۳- نبی کریم ﷺ سے جب پوچھا گیا کہ کافر قیامت کے دن چہرہ کے بل کیسے چلایا جائے گا؟ تو آپ نے فرمایا: جس اللہ نے دنیا میں پیروں کے بل چلایا کیا وہ قیامت کے دن چہرہ کے بل چلانے کی قدرت نہیں رکھتا؟ قتادہ کہتے ہیں: کیوں نہیں، ہمارے رب کے عزت و جلال کی قسم۔ "أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". قَالَ قَتَادَةُ : بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا. (بخاری ۶۵۲۳ و مسلم ۲۸۰۶)

۴- رب کی قدرت کاملہ کا بیان۔

۵- افہام و تفہیم کے لیے سوال و جواب کا اسلوب اختیار کرنا۔

۶- مثالوں کے ذریعہ وضاحت کرنا۔

۷- مومن و موحد راہ راست پر ہیں۔

۸- کافر و مشرک گمراہ ہیں، راہ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

۹- شاہراہ سنت واضح ہے۔

۱۰- نبوی راستہ سیدھا ہے، اس میں کوئی کجی نہیں ہے۔ (مسند احمد ۱۷۱۴۲)

۱۱- شاہراہ سنت کی اتباع کرنا، بدعات و شبہات اور خرافات کے راستوں سے اجتناب کرنا۔

۱۲- صراط مستقیم، ربانی راستہ، نبوی راستہ ایک ہی ہے جو صحابہ کرام اور سلف صالحین کا راستہ ہے، جبکہ شیطانی راستے بیشمار ہیں۔ اسی لیے قرآن میں نبوی راستہ کے لیے مفرد کا صیغہ (صراط/سبیل) استعمال کیا گیا ہے اور شیطانی راستے کے لیے جمع (سبل) استعمال کیا گیا ہے۔

"وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ". [الأنعام ۱۵۳]

سوالات

۱-آیت میں فعل مضارع مکرر ہے، اس کی تعیین کریں؟

۲-آیت میں حرف جر مکرر ہے، اس کی تعیین کریں؟

۳-حال کی تعیین کریں؟

۴-اسم تفضیل کی تعیین کریں؟

۵-موصوف وصفت کی تعیین کریں؟

۶-ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

۷-وجوہ کے مفرد کی تعیین کریں؟

۸-ایک ایسی آیت ذکر کریں جس میں وجہ (مفرد) اور وجوہ (جمع) دونوں مستعمل ہوں؟

۹-راہ حق ایک ہے یا متعدّد؟

۱۰-راہ حق سلف کی راہ ہے یا خلف کی؟

۱۱-راہ سنت میں نجات ہے یا راہ بدعت میں؟

۱۲-کیا سلف اور سنت کی راہ سے انحراف کیا جاسکتا ہے؟

۱۳-آپ چہرہ کے بل چلنا پسند کریں گے یا پیروں کے بل؟

۱۴-کیا آپ رب سے نماز کی ہر رکعت میں صراط مستقیم کا سوال کرتے ہیں؟

۱۵- دین وطاعت پر ثبات قدمی کے لیے نبی کریم ﷺ نے صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۶۵۴ میں ایک اہم دعاء سکھلائی ہے، اس کو لکھیں؟

۱۶-رب کی قدرت کاملہ کو اس آیت کے پس منظر میں بیان کریں؟

* * * * *

﴿قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ﴾[الملک ۲۳]

مناسبت:

یہاں سے سورت کے آخر تک کی آیتوں کی ابتداء ایک جیسی ہے یعنی ہر آیت کی ابتداء "قل" سے کی گئی ہے۔ (سوائے دو آیتوں کے: آیت نمبر ۲۵ اور ۲۷)۔ یعنی اے نبی! آپ ان مشرکین و کفار کو رب کی نعمتیں یاد دلاؤ، وہ کیوں رب کی ناشکری کرتے ہیں، وہ کیوں رب کی عبادت سے کنارہ کشی اختیار کیے ہوئے ہیں، وہ کیوں دھوکہ اور سرکشی میں پڑے ہوئے ہیں، وہ کیوں دین حق سے نفرت میں پڑے ہوئے ہیں؟ اس طرح یہاں سے نئے اسلوب میں رب کی قدرت اور اس کی عظمت کا بیان ہو رہا ہے۔

الفاظ و معانی:

انشاکم: اوجدکم وخلقکم من غیر مثال سابق. بغیر کسی سابقہ مثال کے پیدا کرنا۔ "انشا" قرآن میں متعدّد مقامات پر استعمال ہوا ہے جن میں یہ سب سے آخری مقام ہے۔ اس کا مضارع "ینشئ" ہے جو سورہ عنکبوت آیت نمبر ۲۰ میں مستعمل ہے "ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ".

هو الذي انشاكم: حصر کا اسلوب ہے، اسی اللہ نے تم کو پیدا کیا، وہی تمھارا خالق ہے۔

السمع والابصار والافئدة: سمع کو واحد اور ابصار وافئدۃ کو جمع کیوں ذکر کیا گیا؟

۱- سمع مصدر ہے اور مصدر واحد استعمال ہوتا ہے، اس کی تثنیہ اور جمع نہیں آتی۔ البتہ اذن کی جمع آذان آتی ہے مثلا "وَفِي آذَانِنَا وَقْر "[فصلت ۵]

۲- الفاظ کی ترتیب و تنسیق اور نطق کی آسانی اسی بات کا تقاضا کرتی ہے، اسی لیے قرآن میں جمع کے سیاق میں بھی "سمع "(مفرد) ہی استعمال کیا گیا ہے۔(اسی طرح نور کو بھی)

۳- انسان ایک وقت میں ایک ہی چیز یا ایک ہی کلمہ اچھی طرح سن سکتا ہے، نہ سمجھ میں آئے تو دو ایرفون کان میں لگا کر تجربہ کرلیں۔ جبکہ بیک وقت دو چیزوں کو دیکھ سکتا ہے مثلا دو کتاب، دو قلم، دو گاڑی، دو انسان، دو درخت وغیرہ۔

قرآن میں اعضاء جسم کا تذکرہ:

سمع، ابصار، افئدة (قلوب): سورہ ملک کی زیر درس آیت اور سورہ بقرہ آیت نمبر ۷ اور سورہ اسراء آیت نمبر ۳۶ اور سورہ احقاف آیت نمبر ۲۶

"عين، لسان، شفة" ﴿أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ﴾

[البلد ۸-۹]

وجه، يد، مرفق، رأس، رجل، كعب: "يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُوا۟ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُوا۟ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ". [المائدة ٦]

قليلا ما تشكرون: ما، کے بارے میں دو اقوال ہیں:

۱- ما، مصدریہ ہے یعنی قليلا شكركم.

۲- ما، زائدہ (رابطہ وصلہ) ہے یعنی تشكرون قليلا .

فوائد:

۱- رب کی قدرت کاملہ کا بیان۔

۲- رب ہی خالق ہے، اس نے ہم کو بغیر کسی سابقہ مثال کے پیدا کیا۔

۳- جس رب نے ہم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا وہ دوبارہ پیدا کرنے پر بدرجہ اولی قادر ہے۔

۴- مشرکین مکہ توحید ربوبیت کو مانتے تھے، وہ اللہ کو خالق مانتے تھے لیکن توحید الوہیت کو نہیں مانتے تھے تو انہیں رب کے شکر اور اس کے عبادت کی دعوت دی جارہی ہے۔

۵- رب کی نعمتوں کا بیان۔

۶- رب کی نعمتوں کا تقاضا ہے کہ ہم اس کا شکریہ ادا کریں۔

۷- رب کی نعمتوں کا تقاضا ہے کہ ہم صرف اسی کی عبادت کریں۔

۸- یہاں پر تین اہم نعمتوں کا تذکرہ ہے جن کے ذریعہ انسان مسموعات، مبصرات اور معقولات کا ادراک کرتا ہے۔

۹- دیگر آیتوں میں دیگر نعمتوں کا بھی تذکرہ ہے۔

۱۰- رب کی شکر گذاری کرنے والے کم ہیں۔ (سبا ۱۳)

۱۱- شکر گزاری سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ (ابراہیم ۷)

۱۲- ناشکری موجب عذاب ہے۔ (نساء ۱۴۷ و ابراہیم ۷)

۱۳- اعضاء جسمانی ایک عظیم نعمت ہے جس کے متعلق قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ (اسراء ۳۶)

۱۴- اس آیت جیسی سورہ مومنون کی آیت نمبر ۷۸ بھی ہے "وَهُوَ الَّذِیٓ أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَـٰرَ وَالْأَفْـِٔدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ".

سوالات

۱-فعل امر کی تعیین کریں؟

۲-دو فعل ماضی کی تعیین کریں؟

۳-فعل مضارع کی تعیین کریں؟

۴-مفعول بہ کی تعیین کریں؟

۵-ضمیر مرفوع منفصل کی تعیین کریں؟

۶-ضمیر منصوب متّصل کی تعیین کریں؟

۷-ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

۸-اسم موصول کی تعیین کریں؟

۹-دو جمع تکسیر کی تعیین کریں؟

۱۰-ایک حرف عطف کی تین مرتبہ تکرار ہے اس کی تعیین کریں؟

۱۱-ہمارا خالق کون ہے؟

۱۲-آیت میں تین اعضاء جسمانی کی تعیین کریں؟

۱۳-کیا آپ جانتے ہیں کہ قیامت کے دن اعضاء جسمانی کے متعلق سوال کیا جائے گا؟

۱۴-کیا آپ جانتے ہیں کہ قیامت کے دن اعضاء جسمانی کلام کریں گے؟

۱۵-"السمع" مفرد کیوں مستعمل ہے؟

۱۶-سورہ اسراء (بنی اسرائیل) آیت نمبر ۳۶ سے "ابصار" اور "افئدة" کا واحد لکھیں؟

*****

﴿قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ [الملک ۲۴]

الفاظ و معانی:

ذرأكم: خلقكم وبثكم ونشركم۔ تم کو پیدا کیا اور زمین میں پھیلا دیا۔ اس کا مضارع "یذرء" سورہ شوری آیت نمبر ۱۱ میں استعمال ہوا ہے۔ "يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ".

هو الذي ذرأكم: حصر کا اسلوب ہے، اسی اللہ نے تم کو پیدا کیا اور زمین میں پھیلایا۔

إليه: إلى الله وحده. معمول کا مقدم ہونا حصر کا فائدہ دیتا ہے۔

تحشرون: تجمعون. (مضارع مجہول) تم سب جمع کیے جاؤ گے۔ اس کا ماضی "حُشِرَ" ہے جو قرآن میں مستعمل ہے مثلاً:

﴿وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ﴾ [النمل ۱۷]

﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ﴾. [التکویر ۵]

غیر اللہ کے لیے اس کے معروف کا صیغہ استعمال نہیں ہوا ہے، سوائے سورہ نازعات کی آیت نمبر ۲۳ کے۔ "فَحَشَرَ فَنَادَىٰ".

إليه تحشرون: حصر کا اسلوب ہے، اللہ ہی کی طرف تم لوگ جمع کیے جاؤ گے۔

فوائد:

۱- رب ہی خالق ہے۔

۲- اسی نے ہم کو زمین میں پھیلایا، آباد کیا، زمین کو ہمارے لیے ہموار کیا، اور اسی پر ہمارے خورد و نوش کا انتظام کیا۔

۳- دنیا میں انسان کے رہنے کی اصل جگہ زمین ہے۔ درج ذیل آیتیں غور سے پڑھیں:

﴿وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ﴾. [البقرة ۳٦]

﴿وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ﴾ [الأعراف ۲۴-۲۵]

﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى﴾ [طہ ۵۵]

۴- فرشتوں کے رہنے کی اصل جگہ آسمان ہے۔ [النجم ۲٦]

۵- پہلی اور آخری خلقت کا بیان۔

٦- حشر و نشر کا بیان۔

۷- جزا و سزا پر ایمان لانا۔

۸- آخرت پر ایمان لانا۔

۹- غیبیات پر ایمان لانا۔

۱۰- "إليه تحشرون" کا اسلوب متعدّد آیتوں کے آخر میں استعمال کیا گیا ہے جن میں یہ سب سے آخری آیت ہے۔

۱۱- "إليه تحشرون" سے ملتی جلتی آیتیں جن میں آخرت کا تذکرہ کیا گیا ہے:

"إليه تقلبون". "إليه ترجعون".

"ان الى ربك الرجعى". "إلى ربنا منقلبون".

"إن الينا ايابهم". "إليه النشور".

"إلى ربك المنتهى". "وإلى الله المصير".

"كذلك النشور". "كذلك الخروج".

"يبعثون". "تبعثون"

۱۲- دنیا فانی ہے۔

۱۳- اس آیت میں انسان کے آغاز اور انجام کو بڑے ہی عمدہ اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۴- قیامت کا وعدہ برحق ہے۔

۱۵- اس مفہوم کی آیت اسی سورت کی آیت نمبر ۱۵ گذر چکی ہے۔"هُوَ الَّذِى جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ".

۱۶- "حاشر" اللہ کے اسماء (ناموں) میں سے نہیں ہے، کیونکہ رب کے اسماء (نام) توقیفی ہیں، ان میں عقل کا کوئی دخل نہیں ہے۔

۱۷- "حاشر" رسول اللہ کے ناموں میں سے ہے۔"لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ". (بخاری ۳۵۳۲ و مسلم ۲۳۵۴)

۱۸- اس آیت جیسی سورہ مومنون کی آیت نمبر ۷۹ بھی ہے "وَهُوَ الَّذِى ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ".

سوالات

۱- فعل امر کی تعیین کریں؟

۲- فعل ماضی کی تعیین کریں؟

۳- فعل مضارع کی تعیین کریں؟

۴- اسم موصول کی تعیین کریں؟

۵- ضمیر مرفوع منفصل کی تعیین کریں؟

۶- ضمیر منصوب متّصل کی تعیین کریں؟

۷- ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

۸- دو حرف جر کی تعیین کریں؟

۹- مجرور لفظاو محلاکی تعیین کریں؟

۱۰- مجرور محلاکی تعیین کریں؟

۱۱- حرف عطف کی تعیین کریں؟

۱۲- حصر کے اسلوب کی وضاحت کریں؟

۱۳- انسان کے رہنے کی اصل جگہ کہاں ہے؟

۱۴- کیا انسان فضاء میں یا چاند پر رہ سکتا ہے؟

۱۵- کیا حاشر اللہ کے ناموں میں سے ہے؟

۱۶- اللہ کے اسماء توقیفی ہیں یا غیر توقیفی؟

۱۷- کیا اللہ کے ناموں کو اپنی عقل سے ثابت کر سکتے ہیں؟

۱۸- کیا حاشر رسول اللہ کے ناموں میں سے ہے؟

۱۹- صحیحین میں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی کریم ﷺ کے پانچ ناموں کا تذکرہ ہے، ان کو تحریر کریں؟

* * * * *

﴿وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ﴾ [الملک ۲۵-۲۶]

مناسبت: گذشتہ آیت میں بتایا گیا تھا کہ قیامت کے دن تم سب لوگ اللہ کے پاس جمع کیے جاؤگے، مگر کفار قیامت کا انکار کرتے، اس کی تکذیب کرتے، نبی کریم ﷺ اور مومنوں سے جلد از جلد قیامت کا مطالبہ کرتے تو یہاں بتایا جارہا ہے کہ قیامت کب آئے گی اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، البتہ محمد ﷺ کا کام قیامت اور ہر طرح کے عذاب سے کھلم کھلا ڈرادینا ہے۔

الفاظ و معانی:

يقولون: وہ لوگ کہتے ہیں، یعنی کفار جن کا تذکرہ آیت نمبر ۲۰ میں ہوا ہے "إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ".

هذا الوعد: أي "وعد الحشر" (حشر و نشر اور قیامت کا وعدہ) جس کا تذکرہ اس سے پہلے والی آیت میں ہوا ہے۔

إن كنتم صادقين: اگر تم سچے ہو، خطاب نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کو ہے۔ یہ شرط ہے، جواب شرط محذوف ہے "اخبرونا". اس جملہ میں کفار کے قیامت کی تکذیب کی جانب لطیف اشارہ ہے۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ.

یہ اسلوب قرآن میں چھ (۶) مقامات پر استعمال ہوا ہے جن میں سورہ ملک کی یہ آیت سب سے آخر میں ہے۔

انما العلم عند الله: قیامت کب آئے گی اس کا علم صرف اللہ کو ہے۔ اس مفہوم کی متعدّد آیتیں ہیں:

پہلی آیت: "يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ". [الأعراف ۱۸۷]

دوسری آیت: "إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ". [لقمان ۳۴]

تیسری آیت: "يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا". [الأحزاب ۶۳]

چوتھی آیت: "إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ". [فصلت: ۴۷]

پانچویں آیت: "وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ". [الزخرف ۸۵]

چھٹی آیت: "يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ○ فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ○ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ○ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا ○ [النازعات ۴۲-۴۵]

فوائد:

۱- قیامت کا وقوع برحق ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ (غافر ۵۹)

۲- قیامت، حشر و نشر اور جزا و سزا پر ایمان لانا۔

۳- غیبیات پر ایمان لانا۔

۴- قیامت کب آئے گی اس کا علم صرف اللہ کو ہے۔

۵- اللہ کے لیے صفت علم کا ثبوت۔

۶- قیامت کب آئے گی اس کا علم نبی کریم ﷺ کو بھی نہیں ہے۔

۷- نبی کریم ﷺ بشیر و نذیر ہیں۔

۸- توحید الوہیت اور توحید اسماء و صفات کی واضح دلیل۔

۹- کفار کا قیامت کے وقوع کو محال سمجھنا اور اس کی تکذیب کرنا۔

۱۰- سوال دو طرح کا ہوتا ہے:

الف- سوال علم و فہم: یہ سوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مومنین کرتے تھے۔

ب- سوال استکبار و انکار: یہ سوال کفار و منافقین کرتے تھے۔

سوالات

۱- فعل مضارع کی تعیین کریں؟

۲- فعل امر کی تعیین کریں؟

۳- افعال خمسہ کی تعیین کریں؟

۴- کان کے خبر کی تعیین کریں؟

۵- خبر مقدم اور مبتدا مؤخر کی تعیین کریں؟

٦-اسم استفہام (ظرف زمان) کی تعیین کریں؟

٧-اسم اشارہ کی تعیین کریں؟

٨-"ما الكافة" سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

٩-خبر شبہ جملہ کی صورت میں اس کی تعیین کریں؟

١٠-خبر مفرد کی صورت میں اس کی تعیین کریں؟

١١-ضمیر مرفوع منفصل کی تعیین کریں؟

١٢-موصوف وصفت کی تعیین کریں؟

١٣-ایک حرف عطف کی تکرار ہے اس کی تعیین کریں؟

١٤-ادات شرط کی تعیین کریں؟

١٥-فعل ناقص کی تعیین کریں؟

١٦-قیامت کب آئے گی اس کا علم کس کو ہے؟

١٧-کیا مخلوقات میں کسی کو قیامت کے آنے کی خبر ہے؟

١٨-ان آیات میں اللہ کی کون سی صفت بیان کی گئی ہے؟

١٩-ان آیات میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا کیا وصف بیان کیا گیا ہے؟

٢٠-ان آیات کی روشنی میں خالق کے صفت کمال اور مخلوق کے صفت نقص وعجز کو ثابت کریں؟

٢١-ان آیات میں ارکان ایمان میں سے کتنے ارکان کا تذکرہ ہے؟

٢٢-قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے، سورہ اعراف یا سورہ لقمان کی آیت بطور دلیل لکھیں اور یاد کریں؟

*****

﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ﴾[الملک ۲۷]

الفاظ و معانی:

راوہ: ان لوگوں نے دیکھا۔ ماضی ہے۔ اس کا مضارع "یری" ہے جو متعدّد آیتوں میں استعمال ہوا ہے مثلا "أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ". [النجم ۱۲]

"أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ". [العلق ۱۴]

یہاں ماضی کا صیغہ اس لیے استعمال ہوا ہے کیونکہ قیامت کا وقوع ماضی کی طرح متحقق ہے۔ اسی لیے بیشتر آیتوں میں قیامت کے احوال کی منظرکشی ماضی کے صیغوں سے کی گئی ہے۔ سورہ تکویر، سورہ انفطار اور سورہ انشقاق کی ابتدائی آیتیں بغور پڑھیں ان مقامات پر قیامت کے اوصاف ماضی کے صیغوں سے بیان کیے گئے ہیں۔

رأوہ: میں "ہ" ضمیر کا مرجع "الوعد" ہے جس کا تذکرہ "وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ". [الملک ۲۵] میں گذرا ہے۔

زلفة: قريبا، حاضرا، عيانا جیسا کہ سورہ زمر کی آیت نمبر ۳ میں ہے "مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ". اور سورہ ق کی آیت نمبر ۳۱ میں ہے "وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ".

زلفۃ، حال واقع ہونے کی بناء پر منصوب ہے جس طرح "فَلَمَّا رَءَا الْقَمَرَ بَازِغًا". اور "فَلَمَّا رَءَا الشَّمْسَ بَازِغَةً". [الأنعام ۷۷-۷۸]. میں "بازغا" اور "بازغة" حال واقع ہونے کی بناء پر منصوب ہے کیونکہ ان آیات میں رویت سے "رویت بصریہ" مراد ہے۔

زلفة، مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع سب میں مستعمل ہے۔

یا "ۃ" مبالغہ کے لیے ہے۔

یا مضاف محذوف ہے أي "ذا زلفة". (تفسیر ثعلبی و نظم الدرر للبقاعي)

سيئت: ذلت واسودت۔ خراب ہو جائیں گے، سیاہ ہو جائیں گے، رسوا ہوں گے، بگڑ جائیں گے۔ جیسا کہ سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۰۶ میں ہے "يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوه وَتَسْوَدُّ وُجُوه"۔

سيئت، ماضِی مجہول ہے۔ اس کا ماضِی معروف "ساء" ہے جو قوم لوط کے عذاب کے پس منظر میں استعمال ہوا ہے "فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ". [الشعراء ۱۷۳ و النمل ۵۸]

وجوه الذين كفروا: نائب فاعل ہے۔

وجوه، وجه کی جمع ہے جو متعدّد آیتوں میں مستعمل ہے مثلاً سورہ یوسف کی آیت نمبر ۹۳ "اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا".

الذين كفروا: ضمیر (ھم) کے بجائے اسم ظاہر (الذین کفروا) استعمال کیا گیا ہے کفر اور کافروں کی زجر و توبیخ اور ان کی مذمت کے لیے۔ (نظم الدرر للبقاعي و فتح البیان للنواب صدیق حسن خان)

قيل: ان سے زجر و توبیخ کے طور پر کہا جائے گا۔ ماضِی مجہول ہے۔ قائل یا تو اللہ عز و جل ہے یا فرشتے ہیں۔

تدَّعون: مفسرین نے اس کے چار معانی ذکر کیے ہیں:

۱- تم اختلاف کرتے تھے۔ ۲- تم شک کرتے تھے۔

۳- تم جلدی مچاتے تھے۔ ۴- تم دعائیں کرتے تھے۔ (تفسیر ماوردی)

فوائد:

۱-رب کے عذاب کا تذکرہ۔

۲-عذاب دیکھ کر کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور سیاہ ہو جائیں گے۔

۳-قیامت کے دن کافروں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور مومنوں کے چہرے ترو تازہ ہوں گے، چمک رہے ہوں گے۔

۴-خوشی و غمی کے آثار کا چہرہ پر ظاہر ہونا۔

۵-تعارف و شناخت کا سب سے اہم ذریعہ چہرہ ہے اسی لیے خواتین کو چہرہ کا پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۶-رب کے عذاب کا مطالبہ نہ کرنا۔

۷-رب کے عذاب اور اس کے غضب سے پناہ مانگنا۔"اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ".(مسلم ۴۸۶)

۸-رب "غفور رحیم "بھی ہے اور "شدید العقاب "بھی ہے۔

۹-رب کے لیے صفت کلام کا ثبوت۔

۱۰-یوم آخرت پر ایمان لانا۔

۱۱-غیبیات پر ایمان لانا۔

سوالات

۱-ادات شرط غیر جازمہ کی تعیین کریں؟

۲-دو فعل ماضی معروف کی تعیین کریں؟

۳-دو فعل ماضی مجہول کی تعیین کریں؟

۴-فعل مضارع کی تعیین کریں؟

۵-نائب فاعل کی تعیین کریں؟

۶-حال کی تعیین کریں؟

۷-ضمیر منصوب متّصل کی تعیین کریں؟

۸-ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

۹-اسم اشارہ کی تعیین کریں؟

۱۰-دو اسم موصول کی تعیین کریں؟

۱۱-جمع تکسیر کی تعیین کریں؟

۱۲-کیا "رأی" کا مضارع قرآن میں مستعمل ہے، دلیل میں کوئی آیت ذکر کریں؟

۱۳-حرف جر کی تعیین کریں؟

۱۴-قیامت کے احوال ماضی کے صیغوں سے کیوں بیان کیے جاتے ہیں؟

۱۵-اس آیت میں کافروں کے چہروں کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟

۱۶-قیامت کے دن مومنین و موحدین کے چہرے کیسے ہوں گے؟

۱۷-کیا آپ جانتے ہیں کہ رب کریم صفت کلام سے متّصف ہے؟

۱۸-یہ آیت صفت کلام پر کس طرح دلالت کرتی ہے؟

۱۹-ہمیں رب کے عذاب سے پناہ مانگنا چاہیے یا اس کا مطالبہ کرنا چاہیے؟

۲۰-کیا خواتین کو چہرہ کے پردہ کا حکم دیا گیا ہے؟

۲۱-قیامت کے اوصاف سے متعلق تین آیتیں لکھیں جن میں ماضی کا صیغہ استعمال ہوا ہے؟

* * * * *

﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾[الملک ۲۸]

مناسبت: گذشتہ آیتوں میں بتایا گیا تھا کہ کفار عذاب کا مطالبہ کرتے اور اس کی جلدی مچاتے تھے (اسی طرح وہ نبی کریم ﷺ کے موت کی تمنا کرتے، آپ کے قتل کی سازشیں رچتے) تو اس آیت میں ان سے پوچھا جارہا ہے کہ ہمیں موت جلدی آئے یا تاخیر سے آئے لیکن ذرا یہ بتاؤ کہ "تم کو رب کے عذاب سے کون بچانے والا ہے".

الفاظ و معانی:

ارايتم: اخبروني، بھلا بتاؤ۔

إن اهلكني الله ومن معي أو رحمنا: اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کردے، موت دیدے (جیسا کہ وہ چاہتے تھے جس کا تذکرہ سورہ طور آیت نمبر ۳۰ میں کیا گیا ہے "نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ". اسی طرح وہ آپ ﷺ کے قتل کی سازشیں رچتے جس کا تذکرہ سورہ انفال آیت نمبر ۳۰ میں ہے "وإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ" یا ہم پر رحم کرے اور ہماری موت مؤخر کردے۔

یہاں پر "ھلک" موت کے معنی میں ہے جو متعدّد نصوص میں مستعمل ہے مثلاً:

"إِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ". [النساء ۱۷۶]

"حَتَّىٰٓ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ ٱللَّهُ مِن بَعْدِهِۦ رَسُولًا". [غافر ۳۴]

"كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ". (بخاری ۳۴۵۵)

یعنی خواہ ہم دنیا میں موجود رہیں یا نہ رہیں، ہم زندہ رہیں یا ہمیں موت آجائے ہماری

زندگی تو خوف ورجاء اور امید و بیم کے درمیان ہے لیکن تم اپنی فکر کرو، تم رب پر ایمان نہیں لاتے، تم رب کے انکاری ہو۔ ذرا بتاؤ تم کو رب کے عذاب سے کون بچا سکتا ہے؟

اهلكني: اس کا مضارع "يهلك" ہے۔ سورہ اعراف آیت نمبر ۱۵۵ میں اھلک (ماضی) اور اس کا مضارع دونوں استعمال ہوا ہے۔ "قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّىَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّآ".

رحمنا: ہم پر رحم کرے، ہماری موت کو مؤخر کردے۔

فمن يجير الكافرين: من، استفہام انکاری ہے۔ یعنی کافروں کو رب کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں ہے، لہذا تم عذاب کی جلدی نہ مچاؤ، بلکہ رب کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرو، توبہ واستغفار کرو۔

يجير: يحمي ويمنع۔ بچانا، پناہ دینا. اس کا ماضی صحیح بخاری، باب امان النساء وجوارھن، حدیث نمبر ۳۱۷۱ میں استعمال کیا گیا ہے. آپ ﷺ نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے فرمایا "قد اجرنا من اجرت يا أم هاني".

يجير الكافرين: حاضر سے غائب کی جانب التفات ہے۔ نیز اسم ضمیر کے بجائے اسم ظاہر (الکافرین) استعمال کیا گیا ہے کفر اور کافروں کی زجر و توبیخ اور ان کی سرزنش کے لیے، نیز یہ بتلانا بھی مقصود ہے کہ عذاب کا اصل سبب کفر ہے۔

عذاب اليم: عذاب مؤلم. دردناک عذاب۔

فوائد:

۱- افہام و تفہیم کے لیے سوال و جواب کا اسلوب اختیار کرنا۔

۲- داعی کو اپنی دعوت میں متعدّد اسلوب اختیار کرنا۔

۳- ہلاک کرنا، موت دینا، عذاب دینا رب کے افعال ہیں جن میں رب کا کوئی شریک نہیں ہے۔

۴- رب کے لیے صفت رحمت کا ثبوت۔

۵- رب رحمان بھی ہے اور عذاب دینے والا بھی ہے۔

۶- رب کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔

۷- زندگی بخشنا اور ہلاک نہ کرنا رحم کرنے کے مرادف ہے۔

۸- صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت اور نبی کریم ﷺ سے ان کی قربت اور معیت کی جانب لطیف اشارہ۔

۹- کفر کی خطرناکی۔

۱۰- کفر باعث عذاب ہے۔

۱۱- ایمان کی اہمیت و فضیلت۔

۱۲- عذاب سے نجات کا اصل سبب ایمان ہے۔

۱۳- رب کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ اسی لیے سوتے وقت کی دعاؤں میں یہ لفظ بھی وارد ہوا ہے "لا ملجا ولا منجى منك إلا إليك". (بخاری ۶۳۱۳ و مسلم ۲۷۱۰) اور سجدہ کی ایک دعاء میں یہ لفظ بھی آیا ہے "وأعوذ بك منك". (مسلم ۴۸۶)

۱۴- عذاب عام ہے۔ دنیا، برزخ اور آخرت سب کو شامل ہے۔

۱۵- توحید کی تینوں قسموں کا تذکرہ:

اهلك، يجير: توحید ربوبیت کی دلیل ہے۔

الله: توحید الوہیت کی دلیل ہے۔

رحم: توحید اسماء وصفات کی دلیل ہے۔

۱۶- انبیاء کرام انسان ہوتے ہیں، ان کو بھی انسانی ضروریات لاحق ہوتی ہیں۔

۱۷- انبیاء کرام بھی وفات پاتے ہیں، ان کو بھی موت آتی ہے۔

۱۸- انبیاء کرام اور نیک لوگوں کے لیے "هلك" (اسی طرح مات اور توفي) کا لفظ استعمال کرنے کا جواز۔

۱۹- خالق اور مخلوق کے درمیان فرق کی معرفت۔

۲۰- اصل رحمت اللہ کی رحمت ہے جس کا مکمل اظہار رب قیامت کے دن کرے گا۔

سوالات

۱- تین فعل ماضی کی تعیین کریں؟

۲- فعل مضارع کی تعیین کریں؟

۳- فعل امر کی تعیین کریں؟

۴- فاعل (اسم ظاہر) کی تعیین کریں؟

۵- مفعول بہ (اسم ظاہر) کی تعیین کریں؟

۶- موصوف وصفت کی تعیین کریں؟

۷- دو حرف عطف کی تعیین کریں؟

۸- دو ادات استفہام کی تعیین کریں؟

۹-اسم مرفوع کی تعیین کریں؟

۱۰-اسم مجرور کی تعیین کریں؟

۱۱-جمع مذکر سالم کی تعیین کریں؟

۱۲-ادات شرط کی تعیین کریں؟

۱۳-دو ضمیر منصوب متّصل کی تعیین کریں؟

۱۴-ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

۱۵-اسم موصول کی تعیین کریں؟

۱۶-حرف جر کی تعیین کریں؟

۱۷-آیت میں اللہ کے کن افعال کا تذکرہ ہے؟

۱۸-آیت میں رب کی کس صفت کا تذکرہ ہے؟

۱۹-کیا اللہ کے عذاب سے کوئی بچا سکتا ہے؟

۲۰-عذاب کا اصل سبب کیا ہے؟

۲۱-توحید کی تینوں قسمیں آیت سے ثابت کریں؟

۲۲-کیا نیک لوگوں کے لیے "ھلک" کا لفظ استعمال کرنا جائز ہے؟

۲۳-کیا انبیاء کرام کو بھی موت آتی ہے؟

۲۴-بخاری حدیث نمبر ۶۰۰۰ اور مسلم حدیث نمبر ۲۷۵۲ سے وہ حدیث لکھیں جس میں ہے کہ اللہ نے رحمت کے سو (۱۰۰) حصے کیے، ایک حصہ دنیا میں بھیجا، ننانوے (۹۹) حصہ اپنے پاس رکھا جن کے ذریعے اللہ قیامت کے دن مخلوقات پر رحم کرے گا۔

*****

﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾ [الملک ۲۹]

مناسبت:

گذشتہ آیت میں اللہ کی صفت رحمت کا تذکرہ تھا اس آیت میں بتایا جارہا ہے کہ صفت رحمت سے متّصف اس رحمان پر ہم ایمان لائے، تمھاری طرح ہم نے کفر نہیں کیا، اور اسی پر ہمارا توکل اور بھروسہ ہے۔ اگر تم بھی اس رحمان پر ایمان لاتے ہو، اس پر توکل کرتے ہو تو تم بھی راہ راست پر ہو اور ہدایت یاب ہو ورنہ تم صریح گمراہی میں پڑے ہو۔

الفاظ و معانی:

آمنا: ہم ایمان لائے، میں اور میرے صحابہ اور تمام مومنین۔

توکلنا: فوضنا إليه أمورنا. اعتمدنا عليه في جميع امورنا. ہم نے بھروسہ کیا، میں اور میرے صحابہ اور تمام مومنین.

ضلال: گمراہی

مبین: واضح

فوائد:

۱-رب کے لیے رحمان نام کا ثبوت۔

۲-رب کے لیے صفت رحمت کا ثبوت۔

۳-رب کے رحمان نام اور اس کی صفت رحمت کا تقاضا ہے کہ وہ مخلوق پر رحم کرتا ہے۔

۴-رب کی رحمت کا اصل مظہر قیامت کے دن ہو گا۔

۵- کفار رب کے رحمان نام کے انکاری تھے تو سورہ ملک میں چار مرتبہ اس نام کا اعادہ کیا گیا ہے۔

۶- گذشتہ تینوں آیتوں میں رب کی قدرت کاملہ کا تذکرہ تھا اس آیت میں رب پر ایمان اور اس پر توکل کا تذکرہ ہے، کیونکہ وہ رب جو خالق ہے، قدیر ہے وہی لائق عبادت ہے۔

۷- کفار رب کے رحمان نام کے انکاری تھے اس لیے وہ رحمان کی رحمت سے محروم رہے اور گمراہی میں پڑے رہے۔

۸- رب پر ایمان لانا۔

۹- رب پر ایمان لانا چار اہم چیزوں کو شامل ہے:

الف- رب کے وجود پر ایمان لانا۔ ب- رب کی ربوبیت پر ایمان لانا۔

ج- رب کی الوہیت پر ایمان لانا۔ د- رب کے اسماء وصفات پر ایمان لانا۔

۱۰- ایمان عذاب سے نجات کا سبب ہے۔

۱۱- ایمان والے ہدایت پر ہیں۔

۱۲- کافر گمراہی میں ہیں، اور کفر بڑی گمراہی ہے۔

۱۳- حصر اور اختصاص کا اسلوب۔ (علیہ توکلنا)

۱۴- سورت ممتحنہ آیت نمبر چار میں حصر کی تین مثالیں یکجا ہیں "ربنا عليك توكلنا واليك انبنا واليك المصير".

۱۵- توکل کا مطلب اسباب سے بے رغبتی اور بے اعتنائی نہیں ہے، بلکہ اسباب اختیار کرنا پھر اللہ پر بھروسہ کرنا یہ اصل توکل ہے۔ (اعقلها وتوكل)

۱۶- اسباب اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے، بلکہ یہ کمال توکل ہے۔

۱۷-ایمان اور توکل کی اہمیت و فضیلت۔

۱۸-توکل عبادت کی قسموں میں سے ہے لہذا صرف اللہ پر توکل کرنا۔

۱۹-غیر اللہ پر توکل کرنا شرک ہے۔

۲۰- اللہ پر ایمان لانے والے اور اس پر بھروسہ کرنے والے ہدایت پر ہیں اور اس کا انکار کرنے والے اور اس پر بھروسہ نہ کرنے والے صریح گمراہی میں ہیں۔

۲۱-رب پر کمال ایمان کے بغیر کمال توکل نہیں حاصل ہو سکتا۔

۲۲-رب کے اسماء وصفات کا منکر کمال توکل سے محروم رہے گا۔

۲۳-ایمان اور توکل میں تعلق کی جانب لطیف اشارہ۔

۲۴-توکل نصف دین ہے، کیونکہ دین عبادت واستعانت کا نام ہے۔

۲۵-توکل چار اہم چیزوں کو شامل ہے:

الف- صدق الاعتماد على الله.

ب-الثقة بالله.

ج-حسن الظن بالله.

د- فعل الأسباب لذلك.(تفسیر ابن عثیمین: سورہ مائدہ "وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ" آیت نمبر ۲۳ کی تفسیر)

۲۶-ابن قیم نے توکل کے آٹھ درجات ذکر کیے ہیں۔(مدارج السالکین ۲/۳۵۹-۳۶۷)

۲۷- اللہ پر کمال توکل کا عظیم مظہر آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا غزوہ ذات الرقاع میں اس اعرابی کے جواب میں "اللہ" کہنا ہے جس نے کہا تھا "من يمنعك مني".(بخاری ۲۹۱۰ و مسلم ۸۴۳)

۲۸- آیت میں توحید کی تینوں قسموں کا تذکرہ ہے:

آمنا به: توحید ربوبیت ہے۔ وعليه توكلنا: توحید الوہیت ہے۔

الرحمن: توحید اسماء وصفات ہے۔

۲۹- متعدّد دعاؤں میں اللہ پر توکل کے عقیدہ کو راسخ کیا گیا ہے، مثلا:

الف- تہجد کے وقت کی دعاء: "...اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ...". (بخاری ۱۱۲۰ و مسلم ۷۶۹)

ب- رکوع کی دعاء: "اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ...". (نسائی عن جابر بن عبد اللہ ۱۰۵۱)

ج- گھر سے باہر نکلنے کی دعاء: "بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ". (ترمذی ۳۴۲۶)

د- گھر میں داخل ہونے کی دعاء: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ، وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا". (ابوداؤد ۵۰۹۶)

سوالات

۱- دو فعل ماضی کی تعیین کریں؟

۲- فعل مضارع کی تعیین کریں؟

۳- فعل امر کی تعیین کریں؟

۴- ضمیر مرفوع منفصل کی تعیین کریں؟

۵- دو ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

۶- تین حرف جر کی تعیین کریں؟

۷- مبتدا و خبر کی تعیین کریں؟

۸- موصوف وصفت کی تعیین کریں؟

۹- حرف عطف کی تعیین کریں؟

۱۰- ادات استفہام کی تعیین کریں؟

۱۱- سورہ ملک میں رحمان کتنی مرتبہ آیا ہے؟

۱۲- رب پر ایمان لانے کے چند فوائد ذکر کریں؟

۱۳- مومن کے پاس سب سے بڑی دولت کیا ہے؟

۱۴- توکل کا کیا مطلب ہے؟

۱۵- کیا اسباب اختیار کرنا توکل کے منافی ہے؟

۱۶- ایمان اور توکل میں کیا رشتہ ہے؟

۱۷- توکل نصف دین ہے، اس کی وضاحت کریں؟

۱۸- دو دعائیں ذکر کریں جن میں توکل علی اللہ کو حصر کے اسلوب میں بیان کیا گیا ہے؟

۱۹- غیر اللہ پر توکل کرنا کیسا ہے؟

۲۰- "لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ؛ تَغْدُو خِمَاصًا، وَتَرُوحُ بِطَانًا". (ابن ماجہ ۴۱۶۴) یہ حدیث بغور پڑھیں۔ اس میں توکل کے ساتھ اسباب اختیار کرنے کی بھی ترغیب دی گئی ہے۔ وہ کون سا لفظ ہے جس سے اسباب اختیار کرنے کی ترغیب ملتی ہے؟

*****

﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ﴾ [الملک ۳۰]

مناسبت: گذشتہ آیت میں بتایا گیا تھا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا اس آیت میں اس کا سبب بیان کیا جا رہا ہے کہ جس اللہ پر ہم نے توکل کیا وہی ہمیں پانی فراہم کرتا ہے اور ہمارے خورد و نوش کا انتظام کرتا ہے۔

سورت کی پہلی اور آخری آیت میں مناسبت: سورت کی پہلی آیت میں رب کے مالک ہونے کا تذکرہ تھا اور یہ بتایا گیا تھا کہ اسی کے ہاتھ میں کائنات کا نظام ہے، وہی ہر چیز کا مالک ہے اور آخری آیت میں اس کا ایک ادنی مظہر پیش کیا گیا کہ وہی ہے جو تمھارے لیے پانی کا انتظام کرتا ہے اس کے علاوہ کوئی بھی تمہیں پانی فراہم کرنے والا نہیں ہے۔

الفاظ و معانی:

ارايتم: اخبروني، بھلا بتاؤ۔

اصبح ماؤكم غورا: اصبح یہاں پر "ناقصہ" ہے، ماؤکم اس کا اسم ہے، غورا اس کی خبر ہے۔ اصبح "تامہ" کی مثال سورہ روم کی آیت نمبر ۱۷ ہے "فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ".

غورا: ذاهبا في الأرض إلى الأسفل لا تناله الايدي والدلاء. پانی نیچے چلا جائے ہاتھ، بالٹی یا دیگر وسائل سے اس کا نکالنا ممکن نہ ہو۔

فمن ياتيكم: استفہام انکاری ہے أي لا أحد ياتيكم به غير الله عز وجل. استفہام انکاری کا اسلوب اس سورت میں کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔

۱- "أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ".
[الملک ۲۰]

۲-"أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ". [الملک ۲۱]

۳-"فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ".[الملک ۲۸]

معین: تفسیر ماوردی میں اس کے چار معانی بیان کیے گئے ہیں:

۱-عذب۔

۲-ظاهر.

۳-تمده العيون فلا ينقطع.

۴-جاری.

قرطبی اور ابن عطیہ نے اس کا ایک معنی "کثیر" بھی بتایا ہے۔

فوائد:

۱-افہام وتفہیم کے لیے سوال و جواب کا اسلوب اختیار کرنا۔

۲-لوگوں کو توحید کی جانب بلانے کے لیے متعدّد اسلوب اختیار کرنا۔

۳-رب کی قدرت کاملہ کا بیان۔

۴-مخلوقات کی بے بسی اور اس کے عجز کا بیان۔

۵-بارش اللہ ہی برساتا ہے۔

۶-پانی عظیم نعمت ہے۔

۷-زمین کے نیچے پانی ہے۔

۸-رب کی تدبیر کا بیان۔

۹-رب کے لطف و کرم کا بیان۔

۱۰- جس رب نے ہم کو پانی جیسی عظیم نعمت دی اور دیگر نعمتوں سے بھی نوازا وہی ہمارے شکریہ، حمد وثناء، تسبیح وتحمید اور عبادت کا مستحق ہے۔ اس کی جانب سورہ واقعہ کی آیت نمبر ۷۰ اور ۷۴ میں اشارہ ہے۔ ("فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ" "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ")

۱۱- جس کو اللہ عطاء کرنا چاہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو وہ نہ عطاء کرنا چاہے اس کو کوئی عطاء نہیں کر سکتا۔ "لا مانع لما أعطيت، ولا معطي لما منعت". (بخاری ۸۴۴ ومسلم ۵۹۳)

۱۲- بارش کے پانی سے متعلق کچھ اہم نکات:

- بارش کا پانی مبارک ہے۔ "وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبَٰرَكًا". [ق ۹]
- بارش کا پانی طاہر اور مطہر ہے۔ "وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُورًا" [الفرقان ۴۸]
- بارش بادل سے نازل ہوتی ہے۔

الف- "وَهُوَ الَّذِى يُرْسِلُ الرِّيَٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهِۦ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ". [الأعراف ۵۷]

ب- "وَيُنشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ". [الرعد ۱۲] أي سحابا يحمل المطر.

ج- "أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِى سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُۥ ثُمَّ يَجْعَلُهُۥ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَٰلِهِۦ". [النور ۴۳]

د- "اللَّهُ الَّذِى يُرْسِلُ الرِّيَٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُۥ فِى السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهُۥ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَٰلِهِۦ". [الروم ۴۸]

ھ-"وَ اللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا". [فاطر ۹]

و-"اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ [الواقعہ ۶۸-۶۹]

ز- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :"بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ. فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ، فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ...". (مسلم ۲۹۸۴)

- بادل علو (بلندی) میں، آسمان و زمین کے درمیان ہے جیسا کہ سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۶۴ میں ہے "وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ". اس لیے "من السماء" کی تعبیر بھی استعمال کی گئی ہے۔ مثلا "وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا". [ق ۹]

- اللہ عزوجل ایک متعیّنہ اندازہ کے مطابق بارش برساتا ہے تاکہ مخلوقات کو اس سے مصالح و منافع حاصل ہوں۔

الف-"وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ". [الحجر ۲۱]

ب-"وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ". [المؤمنون ۱۸]

ج- "وَلٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ". [الشوری ۲۷]

د- "وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ". [الزخرف ۱۱]

ھ-"اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ". [القمر ۴۹]

- اللہ عزوجل نے زمین کو اس قابل بنایا کہ وہ بارش کے پانی کو محفوظ رکھتی ہے۔

الف-"فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآء فَأَسْقَيْنَٰكُمُوهُ وَمَآ أَنتُمْ لَهُۥ بِخَٰزِنِينَ". [الحجر ۲۲]

ب-"وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّٰهُ فِى ٱلْأَرْضِ". [المؤمنون ۱۸]

ج-"أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآء فَسَلَكَهُۥ يَنَٰبِيعَ فِى ٱلْأَرْضِ". [الزمر ۲۱]

- بارش کے پانی سے استفادہ اور عدم استفادہ کے ناحیہ سے زمین کی تین قسمیں ہیں جس کا تذکرہ ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے "إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ، كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا، وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرَى، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ؛ لَا تُمْسِكُ مَاءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ". (بخاری ۷۹ ومسلم ۲۲۸۲)

- جو اللہ بارش برسانے پر قادر ہے وہ بارش روکنے، پانی نشیب میں لے جانے اور اسے ختم کرنے پر بھی قادر ہے۔

الف-"أَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَن تَسْتَطِيعَ لَهُۥ طَلَبًا". [الکہف ۴۱]

ب- "وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّٰهُ فِى ٱلْأَرْضِ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِۦ لَقَٰدِرُونَ". [المؤمنون ۱۸]

ج- "قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْراً فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاء مَّعِينٍ". [الملک ۳۰]

- بارش کا علم صرف اللہ کو ہے۔ "إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ". [لقمان ۳۴]
- بارش کبھی رحمت اور کبھی عذاب ہوتی ہے۔

رحمت کی دلیل:

الف- "وَهُوَ الَّذِى يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهِ". [الأعراف ۵۷]

ب- "وَهُوَ الَّذِىَ أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهِ". [الفرقان ۴۸]

ج- "أَمَّن يَهْدِيكُمْ فِى ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَن يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهِۦٓ أَءِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ". [النمل ۶۳]

د- "وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرات وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَلِتَجْرِىَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُون". [الروم ۴۶]

ھ- "وَهُوَ الَّذِى يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِىُّ الْحَمِيدُ" [الشوری ۲۸]

و- وفي حديث زيد بن خالد الجهني :"فَأَمَّا مَنْ قَالَ : مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ : بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ". (بخاري ۸۴۶ ومسلم ۷۱)

عذاب کی دلیل: "فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ". [الأحقاف ۲۴]

- بارش اللہ ہی برساتا ہے، کفار مکہ بھی اس کا اقرار کرتے تھے۔ "وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ". [العنکبوت ۶۳]
- بارش کے لیے اللہ نے میکائیل علیہ السلام کو مقرر کر رکھا ہے۔ "... قلت: وعلى أي شيء ميكائيل؟ قال: على النبات والقطر..." (کتاب العرش لابن أبي شيبة. رقم الحديث ۷۵)
- جس طرح اللہ بارش کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اسی طرح قیامت کے دن مردہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ درج ذیل نصوص بغور پڑھیں جن میں بارش کے تذکرہ کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ تم لوگ بھی قیامت کے دن اسی طرح پیدا کیے جاؤ گے۔

الف- "وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ". [الأعراف ۵۷]

ب- ﴿وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ [الحج ۵-۶]

ج- ﴿وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَلِكَ النُّشُورُ﴾ [فاطر ۹]

د- ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَى إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ [فصلت ۳۹]

ھ- ﴿وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا كَذَلِكَ تُخْرَجُونَ﴾ [الزخرف ۱۱]

و- وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ رِزْقًا لِلْعِبَادِ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا كَذَلِكَ الْخُرُوجُ [ق ۹-۱۱]

ز- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :"ما بين النفختين اربعون" قال: اربعون يوما. قال :"أبيت". قال: اربعون شهرا. قال :"أبيت". قال: اربعون سنة. قال :"أبيت". قال :"ثم ينزل الله من السماء ماء، فينبتون كما ينبت البقل، ليس من الإنسان شيء إلا يبلى، إلا عظما واحدا، وهو عجب الذنَب، ومنه يركب الخلق يوم القيامة".(بخاری ۴۹۳۵ و مسلم ۲۹۵۵)

سوالات

۱-فعل ماضی کی تعیین کریں؟

۲-فعل مضارع کی تعیین کریں؟

۳-فعل امر کی تعیین کریں؟

۴-اسم مرفوع کی تعیین کریں اور وجہ بھی تحریر کریں؟

۵-اسم منصوب کی تعیین کریں اور وجہ بھی تحریر کریں؟

۶-اسم مجرور کی تعیین کریں اور وجہ بھی تحریر کریں؟

۷-دو ادات استفہام کی تعیین کریں؟

۸-ادات شرط کی تعیین کریں؟

۹-اخوات کان کی تعیین کریں؟

۱۰-موصوف وصفت کی تعیین کریں؟

۱۱-ضمیر منصوب متّصل کی تعیین کریں؟

۱۲-ضمیر مجرور متّصل کی تعیین کریں؟

۱۳-حرف جر کی تعیین کریں؟

۱۴-اصبح "تامہ" کی قرآنی مثال ذکر کریں؟

۱۵-صبح کی دعاؤں میں سے اصبح "تامہ" کی مثال لکھیں؟

۱۶-آیت میں ایک اسم کی تکرار ہے اس کی تعیین کریں؟

۱۷- سورت کی پہلی اور آخری آیت میں کیا مناسبت بیان کی جاسکتی ہے؟

۱۸- بارش کے پانی سے متعلق تین اہم نکات تحریر کریں؟

۱۹- بادل کہاں ہیں، دلیل میں قرآنی آیت بھی تحریر کریں؟

۲۰- بارش سے قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے پر کیسے استدلال کیا جاسکتا ہے؟

۲۱- مسلم حدیث نمبر ۲۹۸۴ سے "اسق حديقة فلان" والی حدیث پڑھیں اور کم از کم پانچ فوائد ذکر کریں؟

۲۲- صحیحین (بخاری ۷۹ و مسلم ۲۲۸۲) میں ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث پڑھیں اور بتائیں کہ اس حدیث میں علم و ہدایت کی تشبیہ کس چیز سے دی گئی ہے؟

تم بحمد الله عز وجل

﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَآ﴾

[محمد: 24]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دین اسلام کی تبلیغ اور کتاب وسنت کی ترویج ایک مقدس فریضہ اور اہم ذمہ داری ہے جس کے لیے علماء سلف نے ہر دور میں محنت ومشقت سے کام لیتے ہوئے دین حق کی ایک ایک بات کو امت تک پہنچایا اور ضلالت وگمراہی کے قعر عمیق سے لوگوں کو نکال کر شمع ہدایت کا پروانہ بنایا۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی ہمارا ادارہ "سلف اکیڈمی" ہے جو دراصل منہج سلف کی نشر اشاعت کا ایک پلیٹ فارم ہے جہاں سے کتاب وسنت کی ترویج واشاعت اور اس کی تعبیر وتشریح منہج سلف وفہم سلف کے مطابق کی جاتی ہے۔

مقاصد

- اس اکیڈمی کے بنیادی مقاصد میں عقیدہ توحید ومنہج سلف کو گھر گھر اور فرد فرد تک پہنچانا۔
- عقیدہ توحید پر موجود اہم کتب جیسے شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی کتب کا کورس کرانا۔
- اسی طرح عقیدہ توحید پر کبار علماء کرام کی تصانیف کے تراجم وتشریح کا کام انجام دینا نیز عوام تک ان کتب کو ایک کورس کی شکل میں آسان زبان میں منتقل کرنا۔
- عربی زبان وقواعد (گرامر) کے کورسز کرانا تاکہ لوگوں کو عربی زبان سے انسیت ہو اور وہ دین اسلام کی اصل زبان سے واقفیت حاصل کرسکیں۔
- نورانی قاعدہ، تجوید اور حفظ قرآن کے کورسز کرانا جس کے ذریعے قرآن کا علم عام ہو اور کلام الہی کے حقوق ادا ہوں۔
- حالات حاضرہ کی مناسبت سے ڈیلی اسلامی پوسٹ سوشل میڈیا پر نشر کرنا۔
- بعض اہم دینی کتابوں کے اردو اور رومن ترجمہ کرانا

مذکورہ بالا امور کی انجام دہی سلف اکیڈمی کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس سلسلے کو دوام بخشے اور خلوص وللّٰہیت سے اس فرض کو انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے نیز دین کے راستے میں ہماری ہر چھوٹی بڑی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے آمین